عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۰ | ۲۱ تا ۲۷/ محرم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۵ تا ۱۱/ اپریل ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۴۶

اسلام آخری پناہ گاہ

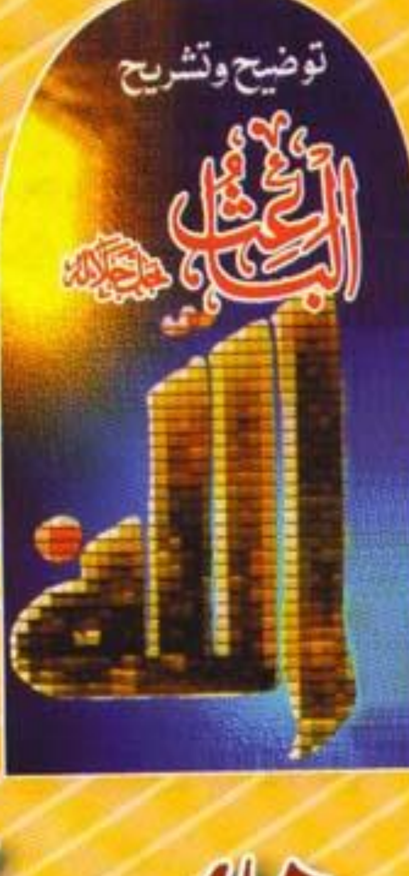

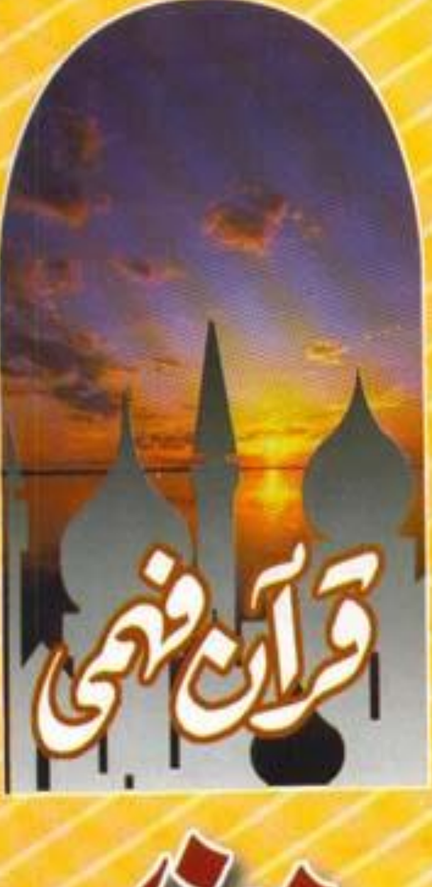

مرزائیوں کے لئے دعوتِ غور وفکر

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

غیر مسلم کو قرآن دینا:

س:...... قرآن پاک انگریزی ترجمے کے ساتھ اگر کوئی غیر مسلم پڑھنے کے لئے مانگے تو کیا اس کو قرآن پاک دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... اگر اطمینان ہو کہ وہ قرآن مجید کی بے حرمتی نہیں کرے گا تو دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے کہا جائے کہ وہ غسل کرکے اس کی تلاوت کیا کرے۔

غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات:

س:...... میری تمام برادری غیر مسلم ہے اور میں الحمدللہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں، حنفی مسلک کی رو سے مستند حوالہ جات سے فرمایئے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، رشتہ داری، لین دین ہونا چاہئے کہ نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے ان لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے یہ بھی بتایئے کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے؟ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں، کیا مذہبی فرق کے ناطے سے جو گالیاں یا بددعائیں مجھے پڑتی ہیں کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

ج:...... والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ وہ اس طرز عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

غیر مسلم رشتہ دار سے تعلقات:

س:...... میرے ایک عزیز کی شادی ہندو گھرانے میں ہوئی۔ لڑکی مسلمان ہوگئی۔ اب ان ہندو لوگوں کے گھر میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ ان کے گھر میں کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی؟ کیا ان کے گھروں میں ہر قسم کا کھانا کھاسکتے ہیں؟

ج:...... غیر مسلم کے گھر کھانا کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ یہ اطمینان ہو کہ وہ کھانا حلال اور پاک ہے، البتہ کسی غیر مسلم سے محبت اور دوستی کا تعلق جائز نہیں۔

غیر مسلم کے ساتھ دوستی:

س:...... غیر مسلم کو اپنے برتن میں کھانا پلانا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے مگر ان سے دوستی اور محبت جائز نہیں۔ ہم میں اور ان میں عقائد و اعمال کا فرق ہے۔

غیر مسلم کا کھانا جائز ہے لیکن اس سے دوستی جائز نہیں:

س:...... میرا ایک دوست عیسائی ہے۔ میرا اس کے گھر روزانہ کا آنا جانا ہے، اکثر وہ مجھے کھانا بھی کھلا دیتا ہے کیا کسی غیر مسلم کے گھر کھانا کھالینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جس پلیٹ میں ہم کھانا کھاتے ہیں ان میں تو اکثر وہ لوگ خنزیر وغیرہ بھی کھاتے ہیں؟

ج:...... برتن اگر پاک ہوں اور کھانا بھی حلال ہو تو غیر مسلم کا کھانا جائز ہے مگر غیر مسلم سے دوستی جائز نہیں۔

غیر مسلم اور کلیدی عہدے:

س:...... آج کل کے بعض تعلیم یافتہ حضرات کا کہنا ہے کہ "کافر کو کافر نہ کہو" کیا ان کا یہ قول درست ہے؟

ج:...... قرآن کریم نے تو کافروں کو کافر کہا ہے۔

س:...... کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین کو کلیدی عہدے دیئے جاسکتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو یہ بتایئے کہ ان لوگوں کے اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کی صورت میں اس اسلامی مملکت پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

ج:...... غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا بنص قرآن ممنوع ہے۔

مسلمان کی جان بچانے کے لئے غیر مسلم کا خون دینا:

س:...... کسی مسلمان کی جان بچانے کے لئے کسی غیر مسلم کا خون دینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج:...... جائز ہے۔

غیر مسلم کی امداد:

س:...... کیا غیر مسلم کی مدد کرنا اسلام میں جائز ہے؟ میرے ساتھ کچھ عیسائی مذہب کے لوگ کام کرتے ہیں جو اکثر و بیشتر مجھ سے مالی امداد کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ امداد کبھی بطور قرض ہوتی ہے اور کبھی وہ روپیہ لے کر واپس نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں کیا واقعی مجھے ان کی مدد کرنا چاہئے؟

ج:...... غیر مسلم اگر مدد کا محتاج ہو اور اپنے اندر مدد کرنے کی سکت ہو تو ضرور کرنی چاہئے۔ حسن سلوک تو خواہ کسی کے ساتھ ہو اچھی بات ہے، البتہ جو کافر مسلمانوں کے درپے آزار ہوں ان کی اعانت کی اجازت نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۰ ۲۱ تا ۲۷ محرم ۱۴۲۳ھ بمطابق ۵ تا ۱۱ اپریل ۲۰۰۲ء شمارہ ۴۶

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، جناب سید اطہر عظیم، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

☆ بیاد ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

مادیت، ماڈرن ازم اور اسلام! .... (اداریہ) 4
توضیح و تشریح الباعث جل جلالہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 7
اسلام آخری پناہ گاہ .... (حضرت مولانا محمد احمد قاسمی ندوی) 9
قرآن فہمی .... (مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ) 13
مرزائیوں کے لئے دعوت غور و فکر .... (مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ) 16
عدل و انصاف کا فقید المثال مظاہرہ .... (مولانا محمد اسمٰعیل عارفیؒ) 21
میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟ .... (اٹلی کے نومسلم سفیر کے تاثرات) 23
اخبار ختم نبوت 25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ	۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک	۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ	۷	روپے
ششماہی	۱۷۵	روپے
سالانہ	۳۵۰	روپے

چیک ارسال کریں ہفت روزہ ختم نبوت
حبیب بینک لمیٹڈ ایم اے جناح روڈ اکاؤنٹ نمبر 300487-9 کراچی پاکستان میں ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماڈریٹ‘ ماڈرن ازم اور اسلام!

دین میں ’’اعتدال پسندی اور جدت طرازی‘‘ کا تاریخ کی روشنی میں ایک جائزہ

آج کل یہ نعرہ بڑی شدومد کے ساتھ لگایا جارہا ہے کہ ’’اسلام کو ماڈریٹ ہونا چاہئے‘ اسلام کو ماڈرن ہونا چاہئے‘‘۔ آج کی صحبت میں ہم ان سوالات کے جوابات معلوم کرنے کی سعی کریں گے کہ ماڈریٹ ہونا یا اعتدال پسندی درحقیقت کیا ہے؟ کیا اسلام کو واقعی ماڈریٹ ہونا چاہئے؟ آج کل کا معاشرہ جس کو ماڈریٹ یا اعتدال پسند ہونا سمجھتا ہے کیا وہ حقیقت میں اعتدال پسندی ہے؟ کیا اسلام کو ماڈرن ہونا چاہئے؟ آج کا ترقی پسند معاشرہ جسے ماڈرن ازم سمجھتا ہے کیا وہ درحقیقت ماڈرن ازم ہے؟ فنڈا منٹلزم یا بنیاد پرستی کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس دور میں حقیقی فنڈا منٹلسٹ اور بنیاد پرست کون ہے؟ کیا اسلام نے عورت کو آزادی دی ہے یا اسے گھر کی چاردیواری میں قید کیا ہے؟ اسلام میں عورتوں کو کیا کیا حقوق حاصل ہیں؟

ان سوالات کے جوابات دینے سے قبل ہمیں تھوڑا سا ماضی میں جانا پڑے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کا معاشرہ‘ جسے عہد جاہلیت کا معاشرہ کہا جاتا ہے‘ برائیوں کا مجموعہ تھا۔ شرک‘ بت پرستی‘ زنا‘ سود خوری‘ شراب نوشی‘ لڑکیوں کو زندہ درگور کردینا اور ان کو انسان ہی نہ سمجھنا بلکہ وقت گزارنے کا ایک ذریعہ سمجھنا سمیت کون سی ایسی برائی تھی جو ان میں عام نہ تھی۔ یہ وہ قدامت پسند اور فنڈا منٹلسٹ معاشرہ تھا جو کسی طور اپنے ان گناہوں کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور تعلیمات کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھا۔ وہ ان چیزوں سے ہٹنے کو کسی قیمت پر تیار نہ تھے‘ وہ ہر نئی چیز اور ہر نئے تصور کے مخالف تھے۔ یہی وہ وجہ تھی جس نے انہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر اکسایا اور وہ یہ کہنے لگے کہ عبداللہ کا بیٹا محمد ایک نئی چیز لایا ہے‘ وہ ہمارے صدیوں پرانے عقائد و نظریات کو ایک نئے تصور توحید سے بدل ڈالنا چاہتا ہے‘ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے اتنے سارے خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کو ماننے والے بن جائیں‘ وہ ہمیں سود سے روکتا ہے جب کہ ہمارا سارا کاروبار سالہا سال سے سود پر چل رہا ہے جو سود کو ترک کرنے کی صورت میں تباہ ہو کر رہ جائے گا‘ کیا ہم شراب نوشی ترک کردیں جو ہمارے لئے لازم و ملزوم بن چکی ہے؟ کیا ہم شادی بیاہ اور دیگر مواقع اور ویسے ہی دل بہلانے کے لئے گانا بجانا ترک کردیں حالانکہ یہ ہماری برسوں پرانی ثقافت کا ایک حصہ ہے؟ کیا ہم ان لڑکیوں کو پیدائش کے بعد زندہ درگور کرنا چھوڑ دیں جن کی پیدائش ہمارے لئے باعث عار ہے؟ کیا ہم بیوی کے علاوہ دیگر عورتوں کو وقت گزاری کے لئے اپنی رفیق بنانا چھوڑ دیں؟ بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ عورت جس کی ہمارے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں اسے میراث میں سے حصہ دیا جائے‘ اسے مستقل طور پر ملکیت کے حقوق حاصل ہوں؟ ہم تو اسی طرح کرتے آئے ہیں کہ عورت کو چاہے ہزار طلاق بھی دیدیں لیکن وہ کبھی ہمارے چنگل سے آزاد نہیں ہوسکتی؟ اب یہ نیا مذہب نکلا ہے کہتا ہے کہ عورت تین طلاق کے بعد آزاد ہے جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے اور اس وقت تک دوبارہ ہماری بیوی نہیں بن سکتی جب تک کہ اس کا نیا شوہر حقوق زوجیت کی ادائیگی کے بعد اسے طلاق نہ دیدے یا اس کا انتقال نہ ہوجائے اور عورت اس کی عدت نہ گزار لے‘ بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے زمانے سے خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرتے آرہے ہیں اور یہ صاحب آکر کہتے ہیں کہ آج کے بعد یہ کہ نہ صرف خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرنا حرام ہے بلکہ عام مقامات پر بھی عورت اور مرد کا برہنہ یا مختصر لباس میں ستر پوشی کے لئے ناکافی ہو کھلے بندوں پھرنا اور تقریبات میں عورت و مرد کا بے محابا ایک دوسرے سے ملنا حرام اور ناجائز ہے؟ یہ سب کچھ ہمارے باپ دادا کی تعلیمات اور ہماری صدیوں پرانی روایات کے خلاف ہے‘ بالفاظ دیگر یہ سب کچھ ہماری تہذیب کا حصہ ہے اور یہ ہماری بنیاد ہے جس کی ہم پرستش کرتے ہیں‘ بھلا ہم یہ کیسے کرسکتے ہیں کہ جو ہمارے مہذب معاشرہ کے معزز افراد ہیں وہ اگر کوئی جرم کریں تو ہم انہیں سزا دیں اور غیر مہذب معاشرہ کے لچے لفنگے اور غریب افراد کو ان معزز افراد کو جرم پر سزا دینے کے معاملہ میں ان غریب لوگوں کے برابر گردانیں‘ ان کے نزدیک جرائم کو مٹانے کے لئے دی جانے والی اسلامی سزائیں وحشیانہ تھیں۔ وہ ان نظریات اور باطل تصورات پر جان دینے کو تو تیار تھے لیکن انہیں چھوڑنے پر قطعاً آمادہ نہیں تھے۔

ان عقائد و نظریات اور تصورات کے برعکس اسلام نے آکر دنیا کو ایک نیا تصور اور ایک نیا ضابطہ حیات دیا‘ شرک کے تصور کو توحید کے تصور سے تو ڑا‘ بت پرستی کو

خدا پرستی سے تبدیل کیا‘ اتنے سارے خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کو ماننے کی تعلیم دی‘ زنا کو نکاح کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے حرام کردیا‘ سود کو قیامت تک کے لئے ختم کردیا‘ انہیں بتایا کہ ان کا سارا کاروبار جو سالہا سال سے سود پر چل رہا ہے وہ سود کو ترک کرنے کی صورت میں تباہ نہیں ہوگا بلکہ اس میں مزید ترقی واقع ہوگی اور سود در حقیقت امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر کرکے معاشرہ میں ایک ایسی طبقاتی تفریق و تفاوت پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے جس سے معاشرہ میں انارکی اور دہشت گردی کا ایک ایسا طوفان برپا ہوتا ہے جو معاشرہ کی تباہی پر منتج ہوتا ہے۔ اسلام نے شراب کو ام الخبائث قرار دیا اور بتایا کہ شراب تو ایک ایسی چیز ہے جسے پینے کے بعد انسان کے جذبات اس درجہ بھڑک اٹھتے ہیں کہ اسے ماں‘ بہن اور بیٹی کی بھی تمیز نہیں رہتی‘ اسلام نے انہیں بتایا کہ شادی بیاہ اور دیگر مواقع اور ویسے ہی دل بہلانے کے لئے گانا بجانا سننا اور سنانا اور رقص و سرود کی محفلیں بپا کرنا برسوں پرانی انسانی ثقافت کا حصہ نہیں بلکہ در حقیقت شیطانی ثقافت کا حصہ ہے کیونکہ گانا بجانا اور رقص و سرود شہوانی جذبات کو برانگیختہ کرنے کا ذریعہ ہے اور موسیقی انسان کی روح کی غذا نہیں بلکہ شیطانی روح کی غذا ہے کیونکہ اگر موسیقی حقیقت میں انسانی روح کی غذا ہوتی تو انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ موسیقی اور آلات موسیقی سے لیس کرکے بھیجتے جبکہ اسلام تو آلات موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اسلام نے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو بدترین جرم قرار دیا اور کہا کہ لڑکیوں کو پیدائش کے بعد زندہ درگور نہ کرو اور نہ ہی ان کی پیدائش کو باعث عار سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے رحمت ہیں اور ان کی بہترین پرورش کے ذریعہ انسان جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔ اسلام نے یہ تعلیم دی کہ بیوی کے علاوہ دیگر عورتوں کو وقت گزاری کے لئے اپنی رفیق بنانا چھوڑ دو کیونکہ زنا کرنے اور کرانے والیاں جہنم کا ایندھن ہیں‘ اسلام نے عورتوں کو معاشرہ میں ان کا جائز مقام دیا‘ انہیں وقت گزارنے کا ذریعہ نہیں بلکہ مرد کا رفیق و غمگسار قرار دیا اور ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کرنے والے کو سب سے اچھا انسان قرار دیا‘ اسلام نے کہا کہ عورت بھی اللہ کی پیدا کردہ مخلوق ہے اس لئے اسے بھی میراث میں سے حصہ دیا جائے گا گو کہ مرد کو بعض صفات کی بنا پر اللہ نے عورت پر فوقیت بھی دی ہے جس کی وجوہات سے اللہ تعالیٰ ہی بہتر طور پر واقف ہیں‘ اور یہ کہ عورت جب تک غیر شادی شدہ ہے تو اس کا باپ یا اس کا دیگر کوئی ولی اس کے نان نفقہ اور دیگر اخراجات کا ذمہ دار ہے اور شادی کے بعد یہ ذمہ داری اس کے شوہر پر عائد ہوگی لیکن ان تمام سہولیات کے باوجود کہ اس کے تمام اخراجات کی ذمہ داری مردوں پر ہے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اسے یہ اضافی چیز بونس کے طور پر دی کہ اسے مستقل طور پر ملکیت کے حقوق بھی حاصل ہوں گے اور اس کی ملکیت پر کوئی شخص غاصبانہ قبضہ نہیں کرسکتا حتیٰ کہ شوہر اور باپ بھی نہیں اور وہ میراث میں مستقل طور پر شریک اور حصہ دار ہوگی اور عورت ہونے کی بنا پر اس کا حق غصب نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو دلایا جائے گا اور اگر کوئی غصب کرے تو ایک اسلامی مملکت میں وہ اپنا حق عدالت کے ذریعہ بآسانی حاصل کرسکتی ہے‘ اسلام نے کہا کہ اب یہ نہیں ہوگا جو تم ہمیشہ سے کرتے آئے ہو کہ عورت کو چاہے ہزار طلاق بھی دیدیں لیکن وہ کبھی تمہارے چنگل سے آزاد نہیں ہوسکتی‘ اب اگر تم نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں چاہے یکمشت دیں یا الگ الگ تو عورت تین طلاق کے بعد آزاد ہوگی‘ جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے‘ اور اس وقت تک دوبارہ تمہاری بیوی نہیں بن سکتی جب تک کہ اس کا نیا شوہر حقوق زوجیت کی ادائیگی کے بعد اسے طلاق نہ دیدے یا اس کا انتقال نہ ہوجائے اور عورت اس کی عدت نہ گزار لے‘ اسلام نے دوٹوک فیصلہ دیا کہ آج کے بعد سے خانہ کعبہ کا برہنہ طواف یکسر بند کردیا گیا جو تم اپنے آباؤ اجداد کے زمانے سے کرتے چلے آرہے ہو‘ اسلام نے کہا کہ آج کے بعد سے عام مقامات پر بھی عورت اور مرد کا برہنہ یا ایسا مختصر لباس پہننا جو ستر پوشی کے لئے ناکافی ہو‘ عورتوں کا کھلے بندوں پھرنا اور تقریبات میں عورت و مرد کا بے محابا ایک دوسرے سے ملنا حرام اور ناجائز قرار دیا جاتا ہے؟ اسلام نے اعلان کیا کہ خواہ مہذب معاشرہ کے معزز افراد ہی کیوں نہ ہوں اگر وہ بھی کوئی جرم کریں گے تو انہیں بھی سزا دی جائے گی اور اس معاملہ میں غریب و امیر‘ معزز و ذلیل اور مہذب معاشرہ کا شہری اور غیر مہذب معاشرہ کا شہری دونوں برابر ہیں‘ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرے گی تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے‘ اسلام نے کہا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ نہیں بلکہ معاشرہ سے جرم کو مٹانے کا سب سے موثر ذریعہ ہیں اور تجربہ یہ ثابت کردے گا کہ جس معاشرہ میں سزائیں نافذ کی جائیں گی وہاں جرائم کا رجحان سو فیصد ختم ہوجائے گا۔ یہ اسلام کی جدید تعلیم ہے اس کے مخالف جو کچھ تم کرتے آرہے تھے وہ سب جہالت‘ قدامت پسندی‘ تنگ نظری‘ انتہا پسندی‘ قنوطیت‘ ظلم و ستم اور فنڈا منٹلزم اور بنیاد پرستی ہے جس کی اسلام کسی بھی بنیاد میں اجازت نہیں دیتا۔

غرضیکہ اسلام نے ہر پرانے تصور‘ ہر پرانی تعلیم اور دین کے نام پر کئے جانے والے ہر سابقہ کام کو اپنی جدید تعلیمات‘ تصورات اور احکامات سے تبدیل کردیا‘ گویا کہ دنیا کو ایک جدید تعلیم اور ایک نئے نظام سے روشناس کرایا۔ اس لحاظ سے اسلام کی تعلیم جدیدیت کی تعلیم ٹھہری جس کو اللہ رب العزت نے قیامت تک کے لئے آخری تعلیم قرار دے دیا اور قیامت تک جس جس جدت کی نوع انسانی کو ضرورت تھی وہ اللہ رب العزت نے اس عالمگیر دین میں سمو کر اس کو اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے پسند فرمالیا اور یہ اعلان فرمادیا کہ آج تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا گیا‘ اور تمہارے لئے نعمت پوری کردی گئی‘ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسلام کو تمہارا دین

قرار دیا۔اب تمہیں کسی لبرل ازم' سیکولر ازم' کمیونزم' کیپٹل ازم سمیت کسی ازم کی ضرورت نہیں' اسلام قیامت تک کے لئے تمہارے لئے رہنما بن چکا ہے اور ہر سہولت و آسانی اور ہر قسم کی جدت و آزادی کو اپنے اندر سمو چکا ہے' یہ سب سے جدید دین اور تعلیمات ہیں جو تمہارے لئے قیامت تک رہنمائی کے لئے کافی ہیں' اس لئے اب اس جدیدیت کے مقابلہ میں کسی قدامت پسند تعلیم پر عمل پیرا نہ ہو جانا ورنہ میری ناراضی کا شکار ہو کر ابدی خسارے کے مستحق ٹھہرو گے۔

اب جب اسلام کی تعلیم جدیدیت کی تعلیم ٹھہری تو اسلام کے مقابلہ میں ہر پرانی تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے معاشرے میں رائج تھی وہ قدامت پسندی کی تعلیم اور آج کل کے الفاظ میں فنڈا منٹلزم یا بنیاد پرستی کہلائے گی اور اسے رائج کرنے والے حضرات یا اس کے نفاذ کے حامی حضرات فنڈا منٹلسٹ یا بنیاد پرست کہلائیں گے۔اس تناظر میں دیکھئے تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ جدیدیت یا ماڈرن ازم کا تصور دنیا کو اسلام نے دیا ہے اور موجودہ دور میں ماڈرن ازم کے نام سے جس چیز کو پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے وہ درحقیقت ماڈرن ازم نہیں بلکہ ماضی میں عہد جاہلیت میں رائج فنڈا منٹلزم یا بنیاد پرستی ہے جسے ماڈرن ازم کے دلفریب لبادہ میں لپیٹ کر پیش کیا جارہا ہے۔

اس پوری تفصیل سے آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ صرف اسلام ہی لفظ "ماڈریٹ" کی اصل تشریح پر پورا اترنے کی وجہ سے اعتدال پسند دین کہلانے کا مستحق ہے' اس لئے اسلام کو اب کسی نئے ماڈریٹ ازم کی قطعی ضرورت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں پہلے ہی اتنا اعتدال رکھا ہے جو تمام بنی نوع انسان کو ہر لحاظ سے رہنمائی فراہم کرنے اور اپنی ذاتی و اجتماعی زندگی میں نافذ کرنے کے لئے کافی ہے۔اسی سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ آج کل کا معاشرہ جس کو ماڈریٹ یا اعتدال پسند ہونا سمجھتا ہے وہ حقیقت میں اعتدال پسندی نہیں بلکہ اعتدال پسندی کے نام سے انارکی اور بے اعتدالی کے احیاء کی کوشش ہے۔گزشتہ سطور سے پہلے ہی اسلام کا ماڈرن ہونا ثابت ہو چکا ہے اس لئے آج کا ترقی پسند معاشرہ جسے ماڈرن ازم سمجھتا ہے وہ درحقیقت ماڈرن ازم نہیں بلکہ فنڈا منٹلزم یا بنیاد پرستی ہے' اور فنڈا منٹلزم یا بنیاد پرستی کی حقیقت یہ ہے کہ جدید دور میں جدید تعلیم کے مقابلہ میں عہد جاہلیت کی پرانی اور فرسودہ تعلیم کی پیروی کی جائے۔اس لحاظ سے اس دور میں حقیقی فنڈا منٹلسٹ اور بنیاد پرست وہ لوگ اور وہ معاشرہ ہے جو اسلام کی جدید تعلیم کے مقابلہ میں بے دینی اور دقیانوسیت کی عہد جاہلیت کی تعلیم کی ترویج کا خواہاں ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔

اسلام نے تو عورت کو آزادی دی تھی اور اسے گھر کی ملکہ بنایا تھا بلکہ تعلیم اور دیگر ضروریات مثلاً کسی کمانے والے کے نہ ہونے کی صورت میں اپنی ضروریات کے حصول کے لئے گھر سے باہر جاکر روزگار کے حصول کی اجازت بھی دی تھی لیکن موجودہ معاشرہ نے اسے پھر قید ہونے پر مجبور کر دیا کبھی مردوں کی ہوسناک نظروں کی قید میں اور کبھی دفاتر و فیکٹریوں میں مالک کے غلط و صحیح احکامات کی بجا آوری کی پابندی میں' اسلام نے تو عورتوں کو ایسے ایسے حقوق دیئے تھے کہ ماضی کا عہد جاہلیت کا معاشرہ اور آزادی نسواں کا نام لینے والا موجودہ معاشرہ ان حقوق کی فراہمی تو کجا ان کے بارے میں سوچنے تک سے عاجز تھا لیکن اس موجودہ معاشرہ نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے اسے دفاتر کی کلرک' فیکٹری کی ورکر' ہوٹلوں اور ریستورانوں کی ویٹریس بنا کر ان تمام حقوق سے محروم کرنے کی سازش کی اور ہمارے خود ساختہ لبرل اور آزاد عورت اس سازش کا شکار بھی بن گئی' اب یہ بات آج کی عورت کے سوچنے کی ہے کہ وہ اسلام کی جدید تعلیم میں زیادہ حقوق کی حامل تھی یا موجودہ معاشرہ میں رائج عہد جاہلیت کی فرسودہ استحصال پرور تعلیم میں؟ وہ ملکہ بننے کو خواہش مند ہے یا ملازمہ بننے کی؟ یہ معروضات ان تمام سوالات کا جواب ہیں جو اس تحریر کی ابتدا میں ذکر کئے گئے تھے۔

مندرجہ بالا سطور سے آپ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو چکی ہوگی کہ آج جو شخص بھی اسلام کی تعلیم کے برعکس' عورت کی آزادی' لبرل ازم' سیکولر ازم' کمیونزم' کیپٹل ازم' موسیقی' رقص و سرود' عیش و عشرت' فحاشی و عریانی' سودی نظام کی بحالی جیسے نظریات کو فروغ دینے کا داعی ہے وہ دراصل عہد جاہلیت کے اسی قدامت پسند معاشرہ کے طور طریقوں کو دوبارہ رائج کرنے کا خواہاں ہے جنہیں اسلام چودہ سو سال قبل اپنی انقلاب آفریں اور جدید تعلیم سے ختم کر چکا ہے۔ایسا شخص حقیقی معنوں میں فنڈا منٹلسٹ' قدامت پسند اور بنیاد پرست ہے جسے آج کے معاشرہ سے محبت نہیں بلکہ دشمنی ہے اور وہ ان چودہ سو سال سے زائد پرانی وحشیانہ' ظالمانہ' قدامت پسند' فنڈا منٹلسٹ' بنیاد پرستی پر مشتمل غیر اسلامی اقدار کو فروغ دے کر معاشرہ کی ویسی ہی تباہی کا خواہاں ہے جیسی تباہی کا وہ چودہ سو سال سے زائد پرانا غیر اسلامی معاشرہ شکار تھا' اور جو ملک ان وحشیانہ' ظالمانہ' قدامت پسند' فنڈا منٹلسٹ' بنیاد پرستی پر مشتمل غیر اسلامی اقدار کے فروغ کا منادی ہے اور اسے اپنے ملک سمیت دنیا بھر میں رائج کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے وہ ملک اور اس کے عوام بلاشبہ ظالم' وحشی' دقیانوس' فنڈا منٹلسٹ' قدامت پسند اور بنیاد پرست ہیں۔اب فیصلہ آپ خود کیجئے کہ آپ اسلام کی جدیدیت کا فروغ چاہتے ہیں یا لبرل ازم اور ماڈریٹ ازم کے نام پر عہد جاہلیت کے رسوم و رواج اور قوانین کے نفاذ کے خواہاں ہیں لیکن اتنا ذہن میں رکھئے کہ: "بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر"۔

"بعث" کے لغوی معنی اٹھانا' جگانا' کسی کو کسی جگہ بھیجنا' آمادہ کرنا اور زندہ کرنا کے ہیں جبکہ "باعث" 'وجہ' سبب' علت' موجب' حقیقت' اصل بنیاد کو کہتے ہیں۔ "الباعث" قرآن مجید میں اگرچہ پورے کا پورا نہیں آیا ہے لیکن 'نبعث' بعث' فبعثا' ابعثنا' بعثکم' وغیرہ جیسے الفاظ سے بنایا گیا ہے۔

"الباعث" اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے اور پیش نظر تحریر میں اسی اسم مبارک کی اپنی علمی بساط کے مطابق توضیح وتشریح بیان کرنا مقصود ہے۔ اللہ الباعث جل جلالہ ہے کہ جب کچھ نہ تھا تو وہ تھا' کچھ نہ ہوتا تو وہ ہوتا اور پھر اسی نے عدم سے نفوس کو اٹھایا۔

الباعث جل جلالہ نے اپنی احسن تخلیق انسان کو محدود عقل وفہم' فہم وفراست اور محدود شعور سے نوازا' انسانی ادراک کو محدود رکھا اور پھر انسانیت کو دارین کی فوز وفلاح کی طرف ہدایت ونشاندہی کے لئے ہر زمانہ اور ہر امت میں اپنے نفوس قدسیہ' اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام کو "مبعوث" فرمایا۔

"فبعث اللہ النبیین مبشرین"
(سورۂ بقرہ: ۲۱۳)

ترجمہ: "ایسے انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا جو لوگوں کو بشارت سناتے تھے۔"

اسی طرح اللہ رب العزت نے فرمایا:

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً ...... الخ" (سورۂ جمعہ)

ترجمہ: "اللہ وہ ہے کہ جس نے ناخواندہ لوگوں میں (عظیم الشان) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرمایا جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کے دلوں کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب وحکمت' اگرچہ وہ اس

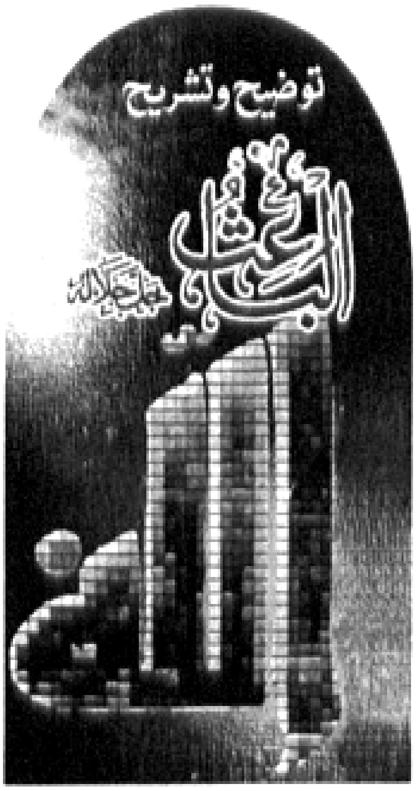

سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

معلوم ہوا کہ الباعث جل جلالہ وہ ہے جس نے انبیاء ومرسلین کو لوگوں کی طرف مبعوث فرمانے کا سلسلہ رسول آخرین وخاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادیا۔

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل اخلاق کے لئے اس وقت مبعوث ہوئے جب ساری انسانیت کفر وعصیاں' جہالت وبداعمالیوں کے حصار میں مقید تھی' عرفان وآگہی کے تمام راستے' شیطنت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

وگمراہی کے دبیز اندھیروں کی لپیٹ میں تھے۔ پوری کائنات انسانی پر جبر وجور کا اندھیرا مسلط تھا' انسانی دنیا میں درندگی وبہیمت پھیلی ہوئی تھی۔ انسان بھیڑیوں اور درندوں کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔ زبان آور عرب' لات ومنات' عزیٰ وجہار' اوال' محرق' سعد' عمیانس' رضا' ذوالکفلین' جریش' شارق' عائم' مدان عوف ومناف وغیرہ جیسے لکڑی و پتھر کے بتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ اللہ جل جلالہ کی

رحمت آخر جوش میں آئی' آخر وہ روز سعید اور مبارک گھڑی آپہنچی جس کے انتظار میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ بے تاب تھا۔

سیارگان فلک اسی روز سعید کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے' بوڑھا آسمان مدت ہائے دراز سے اسی صبح جاں نواز کے لئے لیل ونہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ قضا وقدر کی بزم آرائیاں' عناصر کی جدت طرازیاں' ماہ وخورشید کی فروغ انگیزیاں' ابر وباراں کی برساتیں' عالم قدس کے انفاس پاک' توحید ابراہیم' جمال یوسف' معجز طرازی موسیٰ' جاں نوازی مسیح سب اسی لئے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کام آئیں۔

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے نبی ورسول بنا کر "مبعوث" کئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے اخلاق انسانی کا آئینہ ہر قدس سو چمک اٹھا۔ عبداللہ کے در یتیم' جگر گوشۂ آمنہ' شاہ حرم' حکمران عرب' فرمانروائے عالم' شہنشاہ کونین' کو الباعث جل جلالہ نے عالم قدس سے عالم امکان میں مبعوث فرمایا:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو' تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

المختصر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم معلم کتاب وحکمت بن کر مبعوث ہوئے اور آپ کی رشد و ہدایت کی روشن وتاباں کرنوں نے سارے عالم کو بقعہ نور بنادیا اور اب تاابد تمام بنی نوع انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دارین کی فوز وفلاح کو سمیٹ سکتے ہیں۔

الباعث کا ایک معنی خواب غفلت سے بیدار کرنے والا بھی ہے جیسا کہ سورۂ انعام میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اللہ وہی تو ہے جو رات میں تمہیں وفات دے دیتا ہے اور جو کچھ تم دن

میں کرتے رہتے ہو اسے جانتا ہے' پھر تمہیں اس سے جگا دیتا ہے کہ معیاد متعین تمام کر دی جائے' پھر اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے' پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔"

اسی طرح بروز قیامت جی اٹھنے یعنی زندہ کیے جانے کے بارے میں شک وشبہ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد یوں ہوا ہے کہ:

"انکم مبعوثون من بعد الموت۔" (سورہ ھود)

ترجمہ: "تم موت کے بعد ضرور اٹھائے اور زندہ کیے جاؤ گے۔"

"وان اللہ یبعث من فی القبور۔" (سورہ حج)

ترجمہ: "اللہ ضرور زندہ کرے گا ان کو جو قبروں میں ہوں گے۔"

معلوم ہوا "الباعث" جل جلالہ وہی اللہ مالک یوم الدین ہے جو مرنے کے بعد پھر سے زندہ کرے گا خواہ کوئی قبر میں ہو یا اس کے اجزائے اجسام کائنات ارضی یا فضا میں منتشر ہو چکے ہوں۔

پس الباعث جل جلالہ تمام انسانوں کو زندہ کردے گا' جس نے نیست سے ہست کیا وہی دوبارہ بروز قیامت زندہ کردے گا' چاہے ہماری عقل وشعور اور دیگر حواس وادراک اس کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے جس کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت آنے والی ہے۔ اس عالم کے علاوہ' ایک اور عالم ہے کہ جہاں مرنے کے بعد قبروں سے اٹھا کر حساب و کتاب ہوگا۔ اعمال تولے جائیں گے' ہر نیک و بد سے سوال ہوگا' نیکوں کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں اور برے لوگوں کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دے دیے جائیں گے۔ پھر ایک پل جسے پل صراط کہا جاتا ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگی' دوزخ کے اوپر رکھا جائے گا' اس پر سے سب کو گزرنے کا حکم ہوگا' جو نیک لوگ ہوں گے وہ اس پر سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو برے ہوں گے وہ اس پر سے گر کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اس کو "آخرت" اور "عقیدۂ آخرت" کہتے ہیں۔

ایمان مجمل یہ ہے کہ: "میں ایمان لاتا ہوں/لاتی ہوں' اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے اور قبول کرتا/کرتی ہوں ان کے تمام احکام کو۔"

اور ایمان مفصل یہ ہے: "میں ایمان لاتا/لاتی ہوں' اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن اور ہر خیر وشر کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے موجود ہونے پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔"

حیات بعد از موت کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے سوائے ان کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے' پھر ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب جی اٹھ کر (اردگرد) دیکھنے لگیں گے۔" (سورۂ زمر:۶۸)

حیات بعد از موت ایک ایسا واقعہ ہے جو ساری انسانیت کا مقدر ہے' آیت مذکورہ میں یوم حساب یعنی حیات بعد از موت کے دن فرشتہ اسرافیل کے پہلے صور پھونکنے کو "صعق" کہا گیا ہے۔ صعق سے مراد اس شدید آواز والا دھماکہ ہے جو ہر چیز کو مار ڈالے گا۔ دوسرے صور کو "ردفۃ" کہا جاتا ہے' یہ اس بصری تعداد ارتعاش (فریکوئنسی) کو ظاہر کرتی ہے جس کا اثر دوبارہ روح پھونکنے جیسا ہے۔

یوم آخرت میں تمام انسانوں کا دوبارہ جی اٹھنا بلاشبہ ایک خدائی معجزہ ہے۔ سورۂ یٰسین میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کرسکے؟ بے شک وہ ہے (اس لئے کہ) وہ ماہر خلاق ہے اور سب جاننے والا ہے۔"

"وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔" (سورۂ یٰسین:۸۲)

پیدائش' تقدیر کا بعینہٖ ہونا' موت اور انسان کا یوم حساب پر دوبارہ زندہ ہونا بھی اس حکم خداوندی کے تحت طے شدہ ہے۔ چنانچہ "بعث بعد الموت" کا نہ ہونا قطعی ناممکن ہے۔ یہ انسان کی تقدیر ہے کہ وہ زمین سے دوبارہ پیدا ہو جائے' بالکل اسی طرح جس طرح اللہ کے حکم "ہو جا" کے پہلے سے لکھے ہوئے ثبوت کے طور پر رحم مادر میں پڑنے والا مادہ منویہ (سپرم) بچے کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر انسان کے "بعث بعد الموت" کو بارش کے مسلسل قطرات کے گرنے سے تشبیہ دی جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ (واللہ اعلم)

جس طرح بارش کے قطروں کو متوازن آسمان سے زمین کی طرف برسایا جاتا ہے تو بروز حشر بحکم الباعث جل جلالہ انسانوں کو زمین سے باہر پے در پے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

الباعث جل جلالہ وہ ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور اسی کی طرف سب انسان لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پس رب جلیل کی طرف ہمارا لوٹ کر جانا ایک ناقابل تبدیل خاتمہ ہے۔

یا ارحم الراحمین! ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی ہمارے لئے مفید ہو' اور جب یہ ہمارے لئے مفید نہ ہو تو ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ (آمین یا ربنا کریم)

اسلام آخری پناہ گاہ

حضرت مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی

ناموافق و ناسازگار حالات میں قرآن نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ اہل باطل اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے گل کرنے کے آرزومند ہیں' اور اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو' قرآن کا یہ بیان حرف بحرف صادق آیا اور اس کی صداقت ہر دور میں سامنے آتی رہی۔

موجودہ حالات میں جب کہ اسلام دشمنی کی ایک عام فضا مخالفین اسلام نے بنا رکھی ہے اور ہر طرح سے دنیا کو اسلام سے متنفر اور بیزار بنانے کی مہم چل رہی ہے' ہر ناخوشگوار واقعہ کا سلسلہ مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے' خود مسلمانوں میں بھی ایسے نام نہاد ضمیر فروش زر پرست افراد کی ایک تعداد موجود ہے جو اسلام بیزاری کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے' ایسے عالم میں بھی اس قرآنی پیش گوئی کی صداقت کے نمایاں اثرات سامنے آ رہے ہیں' کفر و ضلالت کی تیرگیوں میں ہدایت کی روشنی ظاہر ہو رہی ہے اور حلقہ بگوشانِ اسلام کی رفتار روز افزوں ہے' عربی اخبارات میں نومسلموں کے حالات' تفصیلات' انٹرویوز اور افکار آتے رہتے ہیں' اور اس بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ اسلام کی حقانیت و صداقت اور آفاقیت و جامعیت اپنی مثال آپ ہے اور:

''حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی''

(۱)......عربی اخبار ''العالم الاسلامی'' کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ چار مہینوں میں افریقہ میں صرف ایک قبیلہ ''بورنا'' کے تقریباً چالیس ہزار بت پرست افراد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں' دوسری طرف قبیلہ ''انجیمور'' کے تقریباً تین لاکھ افراد گزشتہ چار سالوں میں مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہاں دسیوں بستیاں ایسی ہیں جن کے افراد مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنے اسلام کا برملا اعلان کرنے کے خواہاں ہیں۔ افریقہ میں دعوتی کام کرنے والے افراد کا یہ کہنا ہے کہ ان نومسلم قبائل کے سابقہ انداز اور رسوم و رواج یہ بتاتے تھے کہ یا تو ان کے آباؤ اجداد مسلمان تھے یا پھر اسلام سے قرب رکھتے تھے' چنانچہ شمالی کینیا میں آباد قبیلہ ''غبراہ'' ایک بت پرست قبیلہ ہے لیکن وہ اپنی مذہبی عبادتوں میں شمال کا رخ کرتا ہے اور مکۃ المکرمہ کینیا کے شمال ہی میں واقع ہے' پھر یہ قبیلہ اپنے مذہبی کام ایک مخصوص مقام پر انجام دیتا ہے جسے وہ ''مسجد'' کا نام دیتا ہے' اس قبیلہ میں دوشنبہ کے روز پیدا ہونے والے بچہ کا نام ''ماموذ'' (جو محمد کے معنی میں ہے) رکھا جاتا ہے' تعجب و اضطراب کے موقعوں پر اس قبیلہ کے افراد ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ہم معنی الفاظ بھی دہراتے ہیں' یہ ساری چیزیں اس کی شاہد ہیں کہ ان کا اسلام سے تعلق رہا ہے اور یہی تعلق داعیوں کی کوشش کی وجہ سے ان کے برملا قبول اسلام کا سبب بھی ثابت ہوا۔

(۲)......بعض عرب دعوتی تنظیموں کی شب و روز کی محنتوں اور کوششوں کی وجہ سے ''ایتھوپیا'' میں گزشتہ دنوں سو سے زائد بت پرستوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا' جدہ کے ''مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ'' نے ایتھوپیا کے مختلف شہروں میں دعوتی' تعلیمی و تبلیغی دورے کئے' پروگرام منعقد ہوئے' عقیدہ' فقہ' تفسیر و حدیث وغیرہ موضوعات پر محاضرات ہوئے جن میں ناواقف مسلمانوں کی اصلاح بھی ہوئی اور نومسلموں کی تعلیم بھی۔

(۳)......عربی اخبارات کی اطلاع ہے کہ ''اوکرانیا'' کی راجدھانی ''کییف'' کی جیلوں میں محبوس دس ہزار افراد گزشتہ چند مہینوں کے دوران حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں' اوکرانیا کے مفتی اعظم شیخ احمد مطیع تمیم کے بقول ان قیدیوں کا قبول اسلام توفیق الٰہی اور داعیوں کی بے لوث جدوجہد کا ثمرہ ہے' انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی طرف سے اسلام سے ناآشنائی کے سبب اوکرانی مسلمانوں کو بے شمار مشکلات اور مسائل کا سامنا تھا' لیکن اب حالات بدل رہے ہیں اور اوکرانی معاشرہ اسلام سے مانوس ہو رہا ہے' کالجوں اور یونیورسٹیوں بلکہ بعض کلیساؤں میں جا جا کر دعوتی

کام ہورہا ہے' حکومت نے داعیوں کو جیلوں کے اندر جاکر قیدیوں سے گفت وشنید کی اجازت بھی دے دی ہے' بلکہ مختلف سرکاری تقریبات جیسے یوم آزادی وغیرہ کے موقع پر مسلم نمائندے بھی حکومت کی دعوت پر شرکت کرنے لگے ہیں۔

مفتی اعظم شیخ احمد تمیم نے تمام مسلمانانِ عالم سے اپیل بھی کی ہے کہ اوکرانی مسلمانوں سے ہر طرح تعاون کریں' اوکرانیا کی دعوتی تحریکات مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور ان کے افراد کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں ہے' نیز دعوتی مقصد کے لئے کتابوں' پمفلٹ اور رسائل وغیرہ کی طباعت کی بھی ضرورت ہے' مقامی اہل خیر کے تعاون سے ابھی کام چل رہا ہے' مگر کام وسیع پیمانہ پر اسی وقت ہوسکے گا جب بیرونی مسلمان بھی اس طرف متوجہ ہوں گے۔

اوکرانیا میں دوملین (بیس لاکھ) مسلمان ہیں جو مختلف شہروں میں مقیم ہیں' جبکہ وہاں کی کل آبادی پچاس ملین (پانچ کروڑ) ہے' ۲۴/ اگست ۱۹۹۱ء میں اوکرانیا سوویت یونین کے قبضہ سے آزاد ہوا تھا' اس وقت مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان کی ایک مسجد تباہ کی جاچکی ہے اور اب اس جگہ دوبارہ مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جائے' لیکن حکومت نے یہ مطالبہ مسترد کردیا تھا' پھر رفتہ رفتہ صورت حال میں تبدیلی آئی' حکومتی ذمہ دار اسلام سے مانوس ہوئے تو ان کا موقف بھی بدلا اور ۱۹۹۶ء میں انہوں نے ایک جامع مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی دی' یہ مسجد مطلوبہ وسائل کی نافراہمی کی وجہ سے ابھی تک زیر تعمیر اور اپنی تکمیل میں اہل خیر کی توجہ کی محتاج ہے۔

ستمبر ۱۹۹۱ء میں اوکرانی مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کے لئے ایک کالج قائم کیا' جس میں سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اوکرانیا پر ۱۹۱۷ء میں کمیونسٹ اقتدار غالب آگیا تھا' اس سے قبل وہاں مسلمانوں کا غلبہ تھا' کمیونسٹ اقتدار نے اسلامی شعائر' مساجد ومدارس کو مٹانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی' مختلف مسجدوں کو پارکوں' ہسپتالوں' میوزیم وغیرہ میں بدل دیا' پھر ۱۹۹۱ء کے بعد سے حالات بدلے اور اب دعوت کی برکت سے وہاں مدرسے بھی ہیں اور مسجدیں بھی اور نومسلموں کی خاصی تعداد بھی موجود ہے اور اسلام وہاں مقبولیت عامہ اختیار کرتا جارہا ہے۔

(۴)......عربی اخبار ''العالم الاسلامی'' میں ایک امریکی نومسلم خاتون ''لمیاء ویلز'' کا بیان شائع ہوا ہے' لمیاء ویلز نے ۲۰ سال قبل اسلام قبول کیا تھا' اب وہ پندرہ سالوں سے اپنے یمنی انجینئر شوہر کے ہمراہ یمن کے دارالحکومت ''صنعا'' میں مقیم ہیں۔ انہوں نے عمرانیات میں پی ایچ ڈی کیا ہے' اور امریکہ کی ماہرین عمرانیات اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں' ان کا بیان ہے کہ: ''اسلام کی طرف میری رغبت یونیورسٹی میں مسلم طالبات خصوصاً ملیشیا کی طالبات سے ملاقات اور ان کی خوش اخلاقی' نرم مزاجی' سنجیدگی' وقار' حیا اور انسانیت دوستی سے متاثر ہونے کے نتیجہ میں بڑھی' میری خواہش پر انہوں نے بغیر کسی دباؤ اور جبر کے اسلام کی تشریح میرے سامنے کی' اس طرح میری تشنگی بڑھتی گئی اور اسلام میرے لئے سیرابی کا واحد ذریعہ ثابت ہوا' سورۂ مریم کا ترجمہ وتفسیر پڑھنے کے بعد مجھے مزید انشراح قلب حاصل ہوا...... مسلسل پانچ ماہ تک میں مختلف پہلوؤں سے اسلام کا مطالعہ کرتی رہی' تحقیق اور غور کرتی رہی' پھر مجھے اسلام بالکل بے نظیر مذہب معلوم ہوا اور اس کی صداقت میرے سامنے روشن ہوگئی اور میرے لئے قبول اسلام کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا۔''

انہوں نے مزید کہا: ''جب تک میں امریکہ میں رہی تو اگرچہ اپنے دینی فرائض کی انجام دہی میں مجھے آزادی حاصل رہی' تاہم پردہ وغیرہ کی وجہ سے مجھے بڑی مشکلات کا سامنا رہا اور چونکہ میں عیسائی اکثریت سے نکل کر مسلم اقلیت میں آئی' اس لئے میرے سامنے اکثریت واقلیت کے مابین فرق واضح طور پر سامنے آیا اور اقلیت کے مسائل کا علم ہوا جن سے میں خود بھی دوچار ہوئی' اب یمن میں قیام کے بعد مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ مجھے اپنا اصلی وطن مل گیا ہے' میں اذان کی آوازیں سن کر مسحور ہوجاتی ہوں' اہل یمن کے دلوں میں جو دینی احترام موجود ہے وہ قابل قدر ہے' عملی زندگی میں اسلام کی تنفیذ خاطر خواہ تو نہیں ہے مگر ان کے دلوں میں دین کی قدر اور غیرت موجود ہے' یہاں میرا رابطہ وسیع تر سوسائٹی سے ہے جب کہ امریکہ میں' میں محصور تھی۔''

لمیاء ویلز نے مسلم خواتین کو یہ پیغام بھی دیا ہے کہ وہ اسلام کو مضبوطی سے تھام لیں' مغربی تمدن کی چکاچوند سے متاثر نہ ہوں' مغربی کلچر سراسر گراوٹ اور بداخلاقی وپستی کا مرکب ہے' عافیت اسی میں ہے کہ اس سے دور رہا جائے' مسلم خواتین کو اپنی اصلاح اور اپنے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت پر اپنی پوری توجہ مبذول کردینی چاہئے تاکہ ایک صالح اسلامی معاشرہ تشکیل پائے' ساتھ ہی انہیں

اپنی دینی تعلیم پر بھی دھیان دینا چاہیے۔

(۵)......ایک جرمن نوجوان ''رابرٹ'' کا بیان بھی عربی اخبارات میں آیا جس میں اس نے اپنے اسلام سے متاثر ہوکر اسے قبول کرنے کی داستان بیان کی ہے۔ رابرٹ اصلاً ایک مصور اور ذکار ہے جو مختلف ہالوں اور مقامات کی تقریبات کے موقع پر تزئین و آرائش کرنے کا کام کرتا تھا' مذہبی لحاظ سے وہ ایک ملحد تھا' کیمونسٹ حکومت کے تمام فکری اثرات اس نے قبول کئے تھے' اپنے پیشہ سے اس نے برلن میں بے تحاشا پیسہ کمایا اور بڑی عیش وعشرت کی زندگی گزاری' خوب مال اڑایا' مختلف ممالک کے دورے کئے' وہ ہندوستان میں کیرالہ کے علاقہ میں بھی آیا' کیرالہ میں مسلمانوں کے معاشرہ اور رہن سہن کو دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوا' باہمی تعاون و امداد کے جذبہ کو دیکھ کر اسے اپنے اوپر ندامت ہوئی' وہ زندگی صرف زرکشی کو سمجھتا تھا' اب اسے انسانیت اور محبت کی قدر آئی' ایک مرتبہ اس کی ملاقات راجیش نامی ایک غیر مسلم سے ہوئی' دونوں میں دوستی بڑھی تو رابرٹ ہندو مذہب کی طرف متوجہ ہوا' مختلف مندروں اور استھانوں پر گیا' مگر اسے ہندو مذہب تضادات و توہمات کا پلندہ نظر آیا جس میں افراط و تفریط کی بیماری بھی تھی' اس نے دیکھا کہ اپنی مذہبی رسوم کی انجام دہی کے وقت ہندو بہت صاف ستھرے اور برائیوں سے دور نظر آتے ہیں مگر اس کے فوراً بعد ہی وہ پھر برائیوں کی سابقہ دنیا میں لوٹ آتے ہیں اور ساری خرافات کرتے ہیں' رابرٹ نے طے کرلیا کہ ہندو مذہب میں اس کے اطمینان قلب کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

اسی دوران اس کی ملاقات محمد رفیق نامی ایک مسلمان سے ہوئی' محمد رفیق ایک غیور' باحمیت' مخلص' دعوتی ذہن رکھنے والا پر جوش مسلمان تھا' اس نے جلد بازی کے بجائے حکمت' ہوشمندی' دور اندیشی اور بصیرت مؤمنانہ کے ساتھ رابرٹ کو سمجھایا' اس کے شبہات دور کئے' اپنی خوش اخلاقی سے اس کا دل جیتا اور اسے اسلام کے قریب کیا' رابرٹ اپنے دل پر گہرا اثر لے کر جرمنی لوٹ گیا' مگر دونوں کے درمیان خط و کتابت کا مستقل سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۹۷ء میں رابرٹ پھر کیرالہ آیا اور محمد رفیق کے ساتھ چار ماہ رہا' مختلف موضوعات و مسائل پر دونوں کا تبادلہ خیال ہوتا رہا' محمد رفیق نے اپنے عمل و سیرت کے گہرے نقوش رابرٹ کے دل میں جمادیئے' اذان ہوتی تو محمد رفیق رابرٹ سے اجازت لے کر مسجد جاتا' نماز ادا کرتا' رابرٹ نے مسجد کے سلسلہ میں مختلف معلومات اس سے حاصل کیں' اس کا تصور تھا کہ مسجد میں بتوں کی پوجا ہوتی ہے' اب اس کے سامنے حقیقت واضح ہوئی اور اس نے بلا تاخیر اسلام قبول کرلیا اور اس کی نئی زندگی کا آغاز ہوا' رابرٹ اپنی ایمانی دولت کے ساتھ جرمنی لوٹا' وہاں کچھ عرصہ بعد اس کے اہل خاندان کو اس کی تبدیلی مذہب کا علم ہوا' انہوں نے اس پر دباؤ اور جبر تو نہ کیا مگر بار بار اسے دوبارہ عیسائیت کی طرف لے جانے کی کوشش کی مگر رابرٹ اپنے موقف پر ڈٹا رہا۔ ۱۱/ستمبر ۱۹۹۸ء کو اس نے اپنے قبول اسلام کا باضابطہ اعلان کردیا اور اپنا نام ''زید'' رکھا' اب اس کا یہ معمول ہے کہ وہ ہر سال کیرالہ آتا ہے' اور وہاں کچھ عرصہ قیام کرتا ہے' اس کا کہنا ہے کہ کیرالہ کی سرزمین اور وہاں کے مسلمانوں کے اخلاق عالیہ اس کی ہدایت کا سبب بنے ہیں' وہ اپنے محسنوں کا احسان فراموش نہیں کرتا ہے' قدر دانی کا احساس اسے بار بار ہندوستان لاتا ہے۔

(۶)......عبدالکریم نامی ایک اطالوی نومسلم کا بیان عربی اخبار ''الشہید'' میں نقل ہوا ہے' اس کا کہنا ہے کہ: ''مجھے اس پر ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میں نے دین اسلام کو قبول کرنے میں تاخیر سے کام لیا' میں چالیس سال کا ہو چکا ہوں' بیس سال سے تلاش حق میں سرگرداں تھا' میرے مسلمان دوست ''مالک'' نے مجھے اسلام کی طرف رہنمائی کی اور میرے دل میں یہ عقیدہ راسخ کیا کہ یہ دنیا دارالعمل ہے' اور یہاں کے اعمال کا پورا محاسبہ اگلی زندگی میں ہوتا ہے' مجھے اس کی بات سے اطمینان ہوا اور اسلام میں مجھے اپنی متاع گراں مایہ نظر آئی اور میں حلقہ اسلام میں داخل ہوگیا۔''

عبدالکریم کا کہنا ہے کہ اٹلی میں مسلمان پریشانیوں کا شکار ہیں' انہیں خارجی و داخلی ہر طرح کے مسائل کا سامنا ہے' اسلام دشمنوں کی طرف سے اسلام مخالف پروپیگنڈہ آئے دن ہوتا رہتا ہے' مختلف اسلام مخالف لٹریچر اور رسالے منظر عام پر آتے رہتے ہیں' سب سے زیادہ باعث افسوس بات یہ ہے کہ اٹلی میں قرآن کا کوئی ایسا ترجمہ میسر نہیں ہے جو خود مسلمانوں کا کیا ہوا ہو' تین ترجمے چل رہے ہیں' جن میں ایک ترجمہ ایک عیسائی پادری کا ہے' دوسرا ترجمہ ایک بہائی کافر کا ہے' تیسرا ترجمہ ایک شرپسند یہودی کا ہے۔ حالانکہ دعوت کی کامیابی کا ایک اہم وسیلہ صحیح ترین تراجم و تفاسیر قرآن' تشریحات احادیث اور اسلامی کتب و

رسائل کی اشاعت و تقسیم بھی ہے' بدقسمتی سے مستشرقین کی کتابوں کو اُن میں قبولیت عامہ حاصل ہے جو اسلام کی تصویر کو مسخ کرتی ہیں اور لوگوں کو اسلام سے بیزار کرتی ہیں' اس وقت وہاں صحیح اسلامی کتب کی اشاعت و تقسیم کی سخت ضرورت ہے۔

(۷)......ایک جرمن نومسلم ''جارج'' کا بیان ہے کہ اسے اسلام سے لگاؤ جرمن یونیورسٹی کے ایک مسلم نوجوان سے ملاقات کے بعد ہوا' ان دونوں میں طویل مباحثے ہوئے' جارج کہتا ہے کہ: ''میں اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا' لوگوں نے اسلام کی ایک گندی شبیہ میرے ذہن میں بنادی تھی' کلیساؤں سے میں نے یہی جانا تھا کہ اسلام دہشت گردی' معرکہ آرائی' کشت و خون' انتہا پسندی' سختی' شدت پسندی' پسماندگی کا دین ہے' لیکن اپنے مسلمان دوست سے ملاقات و مذاکرات کے بعد مجھے اپنی تمام معلومات کی غلطی کا یقین ہوگیا' میرے اشتعال کے جواب میں اس مسلمان کا سنجیدہ انداز میرے لئے بے حد پُرکشش ثابت ہوا' میں نے سالہا سال اسلام کا مطالعہ کیا' قرآن کا ترجمہ بھی دوبار پڑھا اور میں اسلام کی حقانیت کا سچے دل سے اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا' اور مجھے یہ حقیقت بھی معلوم ہوگئی کہ مسلمانوں کی بیشتر مشکلات کا سبب اسلام پر عمل سے دوری ہی ہے' ورنہ اسلام میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔''

مختلف مفکرین کا خیال ہے کہ اسلام کا دعوتی مثبت سنجیدہ اسلوب اس کا دائرہ وسیع تر ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے' فرانس میں اسی بدولت بے شمار افراد اسلام کے دامن میں آچکے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے ذریعہ اسلام کے سلسلہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیاں دور کی جائیں اور اسلام کے خلاف پیدا کئے گئے شبہات کا ازالہ کیا جائے' اس طرح اسلام کی مقبولیت انشاءاللہ اور بڑھے گی۔

(۸)......تعلیمات اسلام کی تقاضائے فطرت سے ہم آہنگی بھی بہت سوں کے قبول اسلام کا سبب ثابت ہوئی ہے' ایک فرانسیسی نومسلم ''ڈاکٹر موریس بوکائے'' کا کہنا ہے کہ: اس نے قرآن' تورات اور انجیل کا تقابلی مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ تورات و انجیل میں حد سے زیادہ تحریف و ترمیم ہوچکی ہے اور ان کے مضامین و مندرجات فطرت کے خلاف ہیں جب کہ قرآن

باقی صفحہ 26 پر

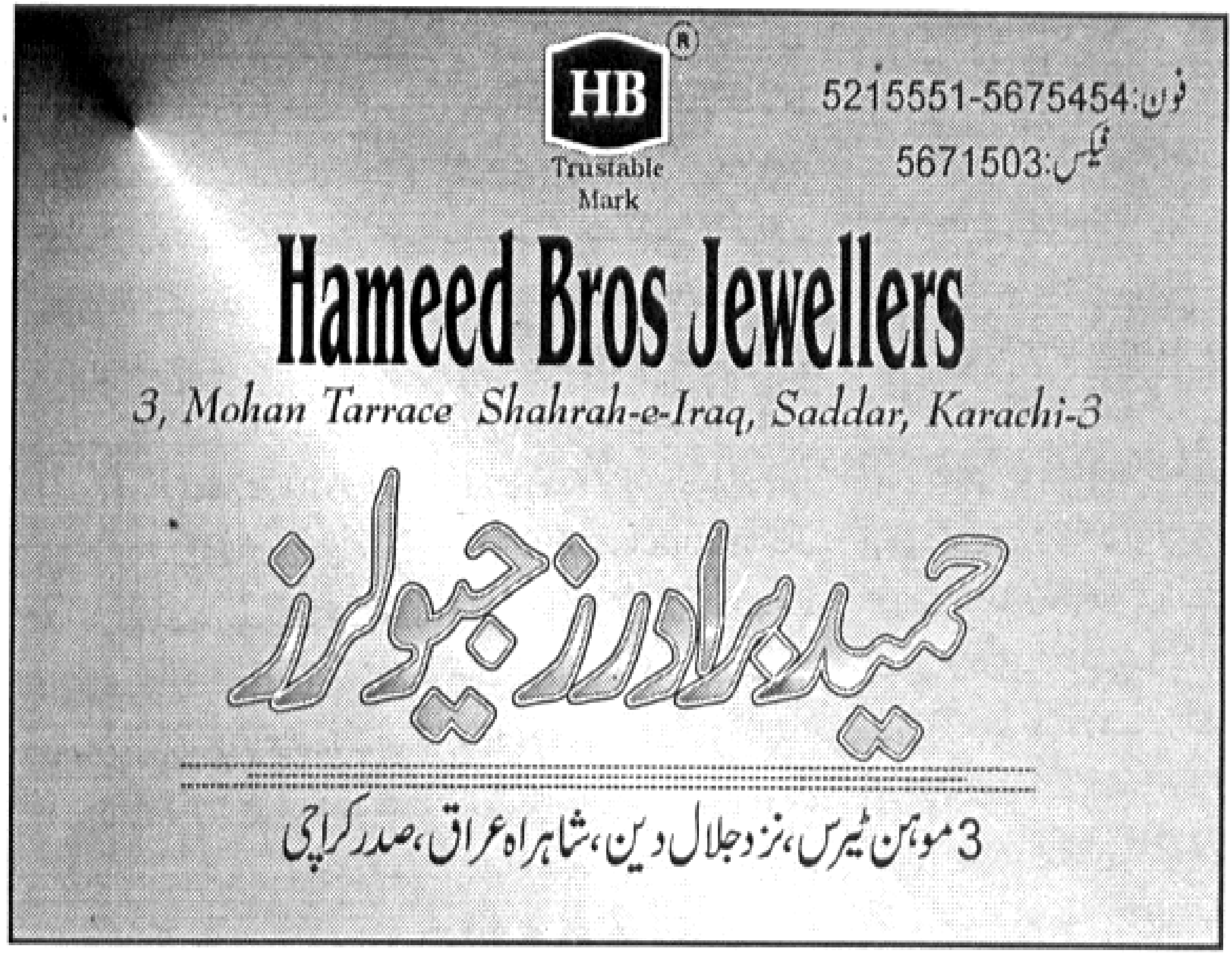

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا علم اور ان کی قرآن دانی ضرب المثل ہے' یہ وہی ہیں جن کو حبر امت کا مبارک لقب دیا گیا ہے۔ جن کا معدن علم وفضل ہونا صحابہؓ میں مسلم تھا' جن کی ذکاوت' فطانت اور حذاقت وفقاہت مانی ہوئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نہ صرف ایک زبردست مفسر ہی تھے' نہ صرف فقہاء صحابہ میں ایک بے بدل فقیہہ ہی تھے' نہ صرف ارباب تحدیث میں تحدیث واخبار کے ایک درخشاں آفتاب ہی تھے بلکہ فنون عربیت' شعر' حساب اور جمیع فنون لطیفہ اور دیگر فنون ادب اور علوم مجلسی میں بھی ایک امتیازی شان رکھتے تھے۔ وہ ایک غیر معمولی فطانت وفراست رکھنے والے مناظر اور اعلیٰ قدر الفعقول مسکت جوابات سے مخالف کو ساکت ومبہوت کر دینے والے حاضر جواب بھی تھے۔ وہ اہم اور پیچیدہ مسائل جن کے حل کرنے میں عقلیں بھی بسا اوقات سپر ڈال دیتی تھیں' حضرت عبداللہ بن عباسؓ بدیہیات کی طرح ان کے منشا کو سمجھتے اور برجستہ حل فرمادیتے تھے۔ ان کی حاضر جوابی اور برجستہ گوئی تمام صحابہؓ کے نزدیک مسلم تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے افقہ اور زیرک خلیفہ کے پاس جب مشکل مقدمات اور پیچیدہ امور آجاتے تھے تو وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ: ''ان باریکیوں کے حل کرنے کے اہل آپ ہی ہیں۔''

جب خوارج کا زور بڑھا اور انہوں نے مجادلہ ومناظرہ کی جسارت کی تو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی نظر انتخاب نے تمام صحابہؓ میں سے آپ ہی کو چنا اور بالآخر اس میدان مناظرہ کی فتح یابی کا سہرا ابن عباسؓ کے سر رہا۔

ابن ابی سلیمؒ نے طاؤسؒ سے (جو ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں) کہا کہ میں نے تو بڑے بڑے صحابہ کو چھوڑ کر اس لڑکے (ابن عباسؓ) کا دامن تھام لیا ہے کیونکہ میں نے ستر صحابہؓ کو دیکھا کہ جب کوئی مسئلہ ان میں زیر غور ہوتا تھا تو وہ ابن عباسؓ کے قول پر فیصلہ چھوڑ دیتے تھے اور ان ہی کی عقل وذہانت اور فراست کی طرف رجوع کرتے تھے۔

مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

اور یہ سب کچھ اس کا نتیجہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ آپ کے لئے دعا فرمائی ہے اور فرمایا: ''اے اللہ ابن عباسؓ کو حکمت سکھلادے۔''

وہی حکمت تھی جو تعلیم' بیان' تلقین' وعظ ونصیحت اور مناظرہ کی شکل میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی تھی اور بڑے بڑے صاحب علم اور فقیہہ صحابہ گردنیں ان کے سامنے جھکا دیتے تھے۔ بقول عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے کہ کوئی عالم نہ تھا' جو ان کے سامنے جھک نہ گیا ہو اور کوئی سائل نہ تھا جس نے اپنے سوال کے متعلق ان کے پاس علم نہ پایا ہو۔

ابن عباسؓ کی اس حکمت لدنی اور حذاقت طبعی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے جس کو تاریخ کے اوراق سے میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ہرقل (قیصر روم) نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکتوب بھیجا جس میں عجیب وغریب سوالات کئے گئے تھے' جو فی الحقیقت نہایت پیچیدہ اور فہم آزما تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درباریوں نے ان سے عرض کیا کہ سوالات اہم اور باریک ہیں اور آپ اس میدان میں دوڑ نہ سکیں گے' اگر آپ نے کسی جواب میں بھی کوتاہی یا لغزش کھائی تو یقیناً آپ کا قیصر کی نگاہوں سے گر جانا دولت اسلامیہ اور مسلمانوں کے لئے خفت وندامت کا باعث ہوگا' اس لئے مناسب ہے کہ آپ ان سوالات کو حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کریں اور وہاں سے جوابات لے کر ان کو قیصر کے پاس بھیج دیں۔

چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوالات روانہ کر دیئے' ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جواب میں کوئی تاخیر ہی نہ ہوتی تھی بلکہ جتنا پیچیدہ سوال ہوتا تھا وہ اتنا ہی جلد اس کی تہہ کو پالیتے تھے اور جواب میں جلدی فرماتے تھے۔ انہوں نے جوابات روانہ فرمادیئے۔ سوالات وجوابات میں آپ اس حبر امت کی زود فہمی اور برجستہ گوئی ملاحظہ فرمائیں:

قیصر سوال کرتا ہے کہ:

۱: شے اور لاشے کیا ہے؟

۲: وہ چار چیزیں کون سی ہیں جو ذی روح ہیں مگر نہ باپ کی پیٹھ میں رہیں' نہ ماں کا پیٹ انہوں نے دیکھا؟

۳: وہ کون سا انسان ہے جو بلا باپ کے پیدا ہوا؟

۴: وہ کونسا انسان ہے جس کی ماں نہیں؟

۵: وہ کون سی قبر ہے جو صاحب قبر سمیت

دوڑتی پھری؟

۶: وہ کون سا درخت ہے جو بغیر پانی کے اگایا گیا ہے؟

۷: کائنات کا وہ کون سا حصہ ہے جس پر ایک دفعہ کے سوا سورج نے نہ کبھی پہلے طلوع کیا نہ بعد میں کرے گا؟

۸: وہ کون سی چیز ہے جس نے ابتدائے آفرینش سے صرف ایک مرتبہ حرکت کی نہ پہلے کبھی کی نہ بعد میں کرے گی؟

۹: وہ کون سی چیز ہے جس نے سانس لیا اور اس میں روح نہ تھی؟

۱۰: چاند میں جو داغ نظر آتا ہے وہ کیا ہے؟

۱۱: آج کا دن، گزشتہ کل، آئندہ کل اور آئندہ کے بعد کی کل (پرسوں) کیا ہے؟

۱۲: وہ کون سا دین ہے جس کے سوا کسی دین کو خدا قبول نہ فرمائے گا؟

یہ چند سوالات قیصر نے کئے لیکن فلسفیانہ حیثیت سے نہیں کئے بلکہ مذہبی حیثیت سے کئے اور ان سوالات کے ذریعہ وہ امیر معاویہؓ کی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی جانچ کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ دیکھنا تھا کہ قرآن ان اشیاء سے متعلق کیا علم رکھتا ہے؟ اور اس کی آیات ان سوالات کے متعلق کیا رہنمائی کرتی ہیں؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حسب ذیل جوابات دیئے جو صرف قرآن سے ماخوذ ہیں، اور ان سوالات کے متعلق قرآن نے جو بصیرت پیش کی وہی بعینہٖ ابن عباسؓ نے اپنی خداداد ذہانت سے پیش فرمادی۔ ہاں یہ خیال رکھا جائے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دینے میں محض آیت پیش کردینے پر اکتفا کیا ہے، آیت کا ترجمہ اور مناسب مقام حل ناظرین کی تفہیم کے لئے میں نے خود کیا ہے۔ جواب حسب ترتیب سوالات ملاحظہ ہوں:

جوابات:

۱:...... شے فی الحقیقت پانی ہے کیونکہ پانی ہی سے ہر شے (چیز) کو حیات وزندگی اور وجود دولت دی گئی ہے اور جب کہ شے کی شیئت پانی سے ہوئی یعنی شے کا شے ہونا پانی پر موقوف ہوگیا تو پانی ہی درحقیقت شے ہوگیا کیونکہ وہ مابہ الشیئت اشیا بنانے والا ہے۔ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا: "وجعلنا من الماء کل شئی حی" (ہم نے ہر شے کو پانی سے پیدا کیا ہے)۔

اور لاشی دنیا ہے جو اگر موجود بھی ہوئی تو معدوم ہونے کے لئے اور ظاہر بھی ہوئی تو چھپ جانے کے لئے، پس اس کا وجود سایہ اور ظل کا سا وجود ہے، اور جو سایہ کی طرح مٹنے والا وجود موہوم رکھے تو وہ خود بھی معدوم ہے اور جس کے ساتھ وابستہ ہوجائے اسے بھی معدوم کردے گی، اور ظاہر ہے کہ جو عدم بلکہ مابہ العدم ہو حقیقتاً وہی لاشے کہلائے جانے کا مستحق ہے اسی لئے قرآن نے فرمایا:

"دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ بھی نہیں، پس کچھ نہ ہوا ہی لاشئے ہوا ہے۔" (سورۂ عنکبوت)

۲:...... وہ چار چیزیں جو ذی روح اور زندہ پیدا کی گئیں، مگر باپ کی پیٹھ اور ماں کے پیٹ سے آشنا نہیں ہیں، ان میں سے ایک آدم علیہ السلام ہیں، حق تعالیٰ نے ان کی نسبت "میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آدم کو پیدا کیا" فرمایا، دوسری چیز ان کی زوجہ ہیں جو پشت باپ کی اور ماں کے پیٹ کے بجائے آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں، تیسری چیز حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ ہے جو پتھر سے بطور معجزہ کے ظاہر ہوئی، چوتھی چیز حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا مینڈھا ہے جو ان کے فدیے کے لئے جنت سے لایا گیا۔

۳:...... وہ انسان جس کے باپ نہیں مسیح علیہ السلام ہیں۔

۴:...... وہ انسان جس کی ماں نہیں وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

۵: وہ قبر جو صاحب قبر سمیت دوڑتی پھری یونس علیہ السلام کی مچھلی تھی جو ان کو اپنے بطن میں لے کر دریا میں دوڑتی رہی، اور اسی لئے ان کا لقب قرآن میں صاحب الحوت (مچھلی والے) ہے۔ ان کی نسبت قرآن کریم نے خبر دی ہے کہ:

"پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا، اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے، سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اسی کے پیٹ میں رہتے۔" (سورۂ الانبیا)

امام رازی لکھتے ہیں کہ اگر وہ "لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" سے تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے اور وہ مچھلی ہمیشہ کے لئے ان کی قبر بنادی جاتی۔

۶:...... وہ درخت جو بغیر پانی کے اگایا گیا ہے، شجر یقطین ہے جو یونس علیہ السلام کو دھوپ سے بچانے کے لئے ان پر اس وقت اگایا گیا تھا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے تھے قرآن کریم نے فرمایا:

"سو ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا، اور وہ اس وقت مضمحل تھے، اور ہم نے ان پر بیلدار درخت بھی اگادیا۔" (سورۂ الصافات)

۷:...... وہ حصہ کائنات جس پر ایک دفعہ کے سوا سورج نے کبھی طلوع نہیں کیا اور نہ کرے گا بطن بحر اور دریائے نیل کا وہ اندرونی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے گزر جانے کے لئے پھاڑ دیا گیا تھا اور ادھر اور ادھر کا پانی ادھر دیوار بن کر کھڑا رہ گیا تھا، بارہ راستے اس میں بنادیئے گئے تھے تاکہ بارہ قافلے اپنے اپنے راستہ سے گزریں، دریا کے اس حصہ کو اس وقت

کے سوا سورج نے کبھی نہیں دیکھا تھا' قرآن نے فرمایا:

"اور جب کہ پھاڑ دیا ہم نے
تمہارے لئے دریا کو پس تمہیں تو بچالیا اور
آل فرعون کو غرق کردیا اور تم دیکھ رہے
تھے۔" (سورۂ بقرہ)

۸:......وہ چیز جس نے ابتداء آفرینش سے ایک مرتبہ کے سوا کبھی حرکت نہیں کی طور سینا ہے' جبل طور اور ارض مقدسہ میں بنی اسرائیل کی ڈھٹائی اور شوخ چشمی حد سے گزر گئی' اور انہوں نے تورات کو قبول نہیں کیا تو اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے جبل طور کو اس جگہ سے اٹھا کر دو بازوؤں سے اڑایا اور ارض مقدسہ میں لاکر بنی اسرائیل کے سروں پر معلق کردیا اور ان سے کہا گیا کہ یا تورات کو قبول کرو اور یا تم پر یہ پہاڑ چھوڑ دیا جائے گا تو انہوں نے جبراً وقہراً اسلامی کتاب کو قبول کیا۔ قرآن حکیم نے فرمایا:

"اور وہ وقت بھی یاد کرو جب کہ ہم
نے پہاڑ (طور) کو اٹھا کر چھت کی طرح
ان پر معلق کردیا' اور ان کو یقین ہوا کہ اب
ان پر گرا اور کہا کہ قبول کرو جو کتاب ہم نے
تمہیں دی ہے مضبوطی کے ساتھ' اور یاد رکھو
جو احکام اس میں ہیں جس سے توقع ہے کہ
تم متقی بن جاؤ۔"

۹:......وہ چیز جس نے بغیر روح کے سانس لیا اور نفس کھینچا "صبح ہے" کیونکہ سانس لینا زندگی اور روح کی علامت ہے۔ متنفس چیز متحرک چیز ہے۔ شب تاریک اس شان سے آتی ہے' عالم پر سکون اور حزن و غمگینی کے آثار طاری ہوجاتے ہیں' اور ایک مردنی سی دنیا پر چھا جاتی ہے' اور جب صبح آتی ہے تو عالم کو ہلاتی جلاتی اور متحرک و بشاش بنانے آتی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ عالم زندہ ہوگیا اور ہر متنفس میں کچھ سانس اور دم موجود ہے' پس صبح عالم کے زندوں کو متنفس اور متحرک کرتی ہے اگرچہ وہ حیوانی روح نہیں رکھتی۔ اسی لئے قرآن نے اس کے کمال اشراق اور ضوفشانی کو تنفس سے تعبیر فرمایا:

"قسم ہے صبح کی جب کہ وہ سانس
لے (یعنی بایں شان و آن) آنے لگے۔"
(سورۂ تکویر)

۱۰:......چاند کا داغ اور مٹانا وہی ہے جس کو قرآن کریم نے فرمایا:

"ہم نے مٹادیا رات کو اور ظاہر
کردیا دن کی علامت کو۔"

اگر یہ محو (مٹانا) نہ ہوتا تو رات اور دن میں کوئی امتیاز باقی نہ رہتا' نہ رات کو دن سے تمیز دے سکتے اور نہ دن کو رات سے۔

باقی صفحہ 26 پر

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ

مرزائیوں کے لئے دعوت غور و فکر

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین نے مکروفریب اور جھوٹ و بہتان اختیار کرکے مرزا قادیانی کو مجدد یا مہدی یا مسیح موعود یا ظلی بروزی نبی یا افضل النبیین ماننے اور جاہلوں سے منوانے کے لئے جو نام نہاد دلیلیں فراہم کی ہیں' ان کے بارے میں حضرات علماً کرام بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور قادیانیوں کی بار بار تردید کرچکے ہیں لیکن چونکہ انہیں سورۂ احزاب کی آیت کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کی تصریح کے خلاف ہی عقیدہ رکھنا ہے' اور انہیں یہی محبوب ہے' اور وہ چاہتے ہیں کہ عامۃ المسلمین خاص کر بے علم مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کھرچتے رہیں' اس لئے اپنے ضلال و الحاد و زندیقیت سے باز نہیں آتے' دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ نے چونکہ انہیں اسی کام پر لگادیا ہے اور ان سے قادیانیوں کا خاص گٹھ جوڑ ہے اور مسلمانوں ہی کے لئے دشمنوں نے اس فتنہ کو اٹھایا ہے' اس لئے قادیانی مبلغین آخرت سے غافل ہوکر اپنے دنیوی مفاد کے لئے قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں' اور ان کی یہ محنت ہندوؤں میں عیسائیوں میں اور یہودیوں میں دہریوں میں نہیں ہے۔

قادیانی بے علم مسلمانوں میں یہ محنت کرتے ہیں (ہمارے نزدیک بے علم لوگوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دور دراز گاؤں میں رہتے ہیں' جاہل محض ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیوی ڈگریاں حاصل کرلی ہیں لیکن قرآن و حدیث و عقائد اسلامیہ' جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے' ان سے یہ لوگ ناواقف ہیں) چونکہ احادیث شریف میں مجددین کے آنے کا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام مہدیؓ کی تشریف آوری کا ذکر ہے' اس لئے ماضی بعید کی تاریخ میں ایسے لوگوں کا تذکرہ ملتا ہے' جنہیں شہرت کی طلب اور حب جاہ کی تڑپ نے مجددیت یا مہدویت یا مسیحیت کے دعوے پر آمادہ کیا اور بعض لوگ ایسے بھی اٹھے جنہوں نے نبوت کا اعلان کردیا۔

مجدد کوئی ایسا عہدہ نہیں ہے جس کا دعویٰ کیا جائے یا کسی کے مجدد ہونے پر ایمان لایا جائے'

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

حدیث شریف میں یہ وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کو بھیجتا رہے گا جو امت محمدیہ مسلمہ میں دین کی تجدید کرتے رہیں گے' یعنی دین کو پھیلائیں گے اور جو اسلامی طریقے لوگوں سے چھوٹ گئے ہوں گے ان کو زندہ کریں گے' اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر زمانہ میں ایک ہی شخص مجدد ہو' بعض اوقات بہت سے حضرات سے اللہ تعالیٰ مجدد کا کام لیتے ہیں جو ایک ہی زمانہ میں ہوتے ہیں۔

صحیح مسلم ص ۸۷ جلد اول میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا: ''ہمیں نماز پڑھا دیجئے'' وہ فرمائیں گے: ''میں نہیں پڑھاتا' بے شک تم میں سے بعض بعض کے امیر ہیں' اس امت کو اللہ تعالیٰ نے کرامت سے نوازا ہے'' اور سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ میں ہے کہ: مسلمانوں کا امام رجل صالح ہوگا' وہ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' وہ امام پیچھے ہٹ جائے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے بڑھائے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ: ''تم ہی آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ آپ ہی کی امامت کے لئے نماز قائم کی گئی ہے'' چنانچہ وہی امام (جو پہلے آگے بڑھ چکے تھے) حاضرین کو نماز پڑھائیں گے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی اور عیسیٰ دو مختلف اور علیحدہ شخصیتیں ہوں گی اور دونوں ایک زمانہ میں ہوں گے۔

دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ میں کام کرنے والے ایک دوست سے ملاقات ہوئی' انہوں نے بتایا کہ دیہاتوں میں جو لوگ قادیانی ہیں' وہ ان پڑھ لوگ ہیں' کچھ بھی نہیں جانتے' ان کو تبلیغ کی جائے اور سمجھایا جائے تو سنن ابن ماجہ کی روایت سنا دیتے ہیں کہ: ''لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم'' ۔ تعجب کی بات ہے کہ اس سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا کیسے ثابت ہوجاتا ہے؟ لیکن قادیانی مبلغ ان کے پاس جاتے ہیں' انہیں بتادیتے ہیں کہ دیکھو ہم اس حدیث کو مانتے ہیں۔ جاہل لوگ نہ کچھ سوال کرسکتے ہیں' نہ جواب دے سکتے

ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ (العیاذ باللہ)

چونکہ ملحدین اور زندیق لوگوں کے پاس دین و ایمان نہیں ہوتا اس لئے نہ قرآن و حدیث کی تصریحات کو مانتے ہیں اور نہ عقل کو کام میں لاتے ہیں' فرض کرو کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کی ایک ہی شخصیت ہو تب بھی اس سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا کیسے لازم آیا؟

یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مہدی علم نہیں ہے صفت کا صیغہ ہے اور عیسیٰ علم ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں کامل صاحب ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (کما ذکرہ محشی سنن ابن ماجہ) پھر یہ حدیث شواذ میں ہے' دوسری احادیث جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ مہدی کی شخصیت اور ہے' ان کا نام محمد ہوگا اور ان کے والد کا نام وہی ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام تھا (یعنی عبداللہ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور ہے' ان کا نام عیسیٰ ہے اور لقب مسیح ہے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۲)

ان لوگوں کو سنن ابن ماجہ میں صرف یہی حدیث نظر آئی (جبکہ اس سے بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا) اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بلکہ سنن ابن ماجہ میں بھی کسی اور حدیث پر ان کی نظر نہ پڑی' اور اگر نظر پڑی تو ان کے زندیق مبلغین نے اس کو چھپا دیا اور جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ روایت یاد کرادی' ہم سنن ابن ماجہ ہی کو سامنے رکھ کر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات نقل کرتے ہیں۔ دیکھئے سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰' ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: "مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین بتائیں کہ وہ خاندانی اعتبار سے مرزا تھا' اس کی قوم مغل برلاس تھی' وہ ہرگز سادات بنی فاطمہ میں سے نہیں تھا' بتایئے پھر وہ کیسے مہدی ہو گیا؟ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المھدی من عترتی من ولد فاطمة اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ: "مہدی مجھ سے ہوں گے' ان کی پیشانی روشن ہوگی' ناک بلند ہوگی' وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ان کی آمد سے پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔"

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں معلوم کیجئے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں' وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ دینے والے ہوں گے اور امام عادل ہوں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے' اور مال کو بہادیں گے (یعنی خوب زیادہ سخاوت کریں گے) یہاں تک کہ کوئی بھی مال قبول نہیں کرے گا' یعنی مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بھی لینے کو تیار نہیں ہوگا اب قادیان ملحد یہ بتائیں کہ مرزائے قادیان مسیح موعود کیسے بنا؟ نہ وہ عیسیٰ بن مریم تھا' نہ وہ کبھی حاکم بنا' نہ اس نے صلیب کو توڑا' نہ خنزیر کو قتل کیا' نہ جزیہ ختم کیا' نہ مال کی سخاوت کی' وہ تو خود مریدین و معتقدین سے مال کھینچنے والا تھا۔

مزید سنئے! اسی سنن ابن ماجہ میں صفحہ ۲۹۸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے' دروازہ کھولا جائے گا تو دجال سامنے آجائے گا' اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جو تلواریں لئے ہوئے ہوں گے' جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے' اسے باب لد کے قریب مشرقی جانب پکڑلیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے' اس وقت یہودی شکست کھا جائیں گے اور درختوں' پتھروں اور دیواروں کے پیچھے چھپتے پھریں گے (باب لد دمشق میں ہے جو شام کا مشہور شہر ہے) اب قادیانیت کے پھیلانے والے' مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کھرچنے والے بتائیں کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں دجال کب نکلا؟ جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی تھے؟ اور اس کو مرزا نے کب قتل کیا؟ کیا مرزا کبھی دمشق گیا ہے؟ کیا باب لد سے گزرا ہے؟ کیا اس کے زمانہ میں وہ دجال نکلا تھا جس کے بارے میں کتب حدیث میں پیش گوئی ہے؟ کیا دجال سے مرزا ملا تھا؟ باب لد میں دجال کو مرزا غلام احمد قادیانی نے کب قتل کیا؟ مرزا دمشق تو کیا جاتا وہ تو حرمین شریفین کی زیارت سے بھی محروم رہا۔

قادیانیو! تمہارے پاس جھوٹ کے پلندوں کے سوا کچھ اور بھی ہے؟ تمہیں دوزخ سے بچنے کی ذرا بھی فکر ہے؟ یہ جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور مسیح موعود ہمارا مرزا ہے' اس کا جھوٹ ہونا سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہو رہا ہے' اور ہاں سنن ابن ماجہ میں یہ بھی ہے کہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اے عیسیٰ! میرے بندوں کو لے کر کوہ طور کی طرف چلے جایئے' میں اپنے ایسے بندے نکالنے والا ہوں' جن سے معاملہ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷)

اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین

پر پھیل جائیں گے' ارے قادیانیو! اب بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اہل ایمان کو کوہ طور پر لے جانے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا واقعہ دنیا کی تاریخ میں کب پیش آیا؟ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف فرما تھے اس وقت تو یاجوج ماجوج نکلے نہیں تھے لامحالہ جب قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت یہ واقعہ پیش آئے گا۔ معلوم ہوا کہ تمہارا یہ کہنا کہ ان کی وفات ہوگئی ہے یہ جھوٹ ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ مسیح موعود ہمارا مرزا ہے' حدیث بالا سے اس کا جھوٹ ہونا ظاہر ہوگیا' کیونکہ تمہارا مرزا غلام احمد قادیانی بھی کوہ طور پر نہیں گیا' اور یاجوج ماجوج کا خروج اب تک نہیں ہوا' اس کی تفصیل سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے' جو روایات ہم نے نقل کی ہیں وہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی مذکور ہیں لیکن سنن ابن ماجہ کا حوالہ خصوصیت کے ساتھ اس لئے دیا کہ قادیانی جو بحوالہ سنن ابن ماجہ ''لامھدی الاعیسیٰ ابن مریم'' پیش کرتے ہیں ان پر واضح ہوجائے کہ سنن ابن ماجہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں دوسری احادیث بھی موجود ہیں جن کی طرف سے انہوں نے آنکھیں میچ رکھی ہیں۔

قادیانیو! چونکہ تمہارے نزدیک خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' اس لئے آپ کے بعد مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو اور اس کی تبلیغ کرتے ہو اور قرآن کریم نے جو خاتم النبیین بتایا ہے اور آپؐ نے خود اپنے بارے میں جو انا خاتم النبیین فرمایا ہے (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۱) اور اپنے اسماء بتاتے ہوئے العاقب الذی لیس بعدی نبی فرمایا ہے (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۱) اور اپنے بارے میں لا نبی بعدی فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' ان سب واضح اعلانات کا انکار کرتے ہو' اس لئے سب مسلمان تمہیں کافر کہتے ہیں اور تم بھی انہیں ختم نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے کافر کہتے ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ آپ کا تو یہ عقیدہ تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' اور جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ وہ سورۂ احزاب کی آیت لے کر نازل ہوئے جس میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تصریح ہے کہ ''آپؐ خاتم النبیین ہیں'' (یاد رہے کہ قرأت متواترہ میں خاتم النبیین تا کے زبر کے ساتھ بھی ہے اور تا کے زیر کے ساتھ بھی۔ زیر والی قرأت سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں اس میں افضل النبیین والی تمہاری تاویل وتحریف نہیں چلتی)۔

اس کے بعد یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ' تابعین' محدثین' ائمہ مجتہدین اور تمام مسلمین اور چاروں امام اور ان کے مقلدین جو قرآن وحدیث کی تصریحات کے مطابق خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوجانے کا عقیدہ رکھتے تھے وہ کافر تھے یا مؤمن؟ تمہارے عقیدہ کے مطابق ان سب کا کافر ہونا لازم آتا ہے' جب وہ حضرات کافر تھے (العیاذ باللہ) تو ان کی کتابوں سے کیسے استدلال کرتے ہو؟ (سنن ابن ماجہ اور تمام کتب حدیث انہی حضرات کی روایت کی ہوئی ہیں) اگر وہ لوگ نعوذ باللہ مسلمان نہیں تھے' جیسا کہ موجودہ مسلمانوں کو تم کافر کہتے ہو' تو تمہارا اسلام سے اور قرآن وحدیث سے اور قرآن وحدیث کی روایت کرنے والوں سے بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق رہا؟ یہ سب حضرات عقیدۂ ختم نبوت کے حامل تھے اور تم کہتے ہو کہ ان کا یہ عقیدہ غلط ہے' اگر کوئی مرزائی یوں کہے کہ دور حاضر کے مسلمانوں کو اس لئے کافر کہتے ہو کہ انہوں نے مرزا کی نبوت کا انکار کردیا اور ان کے دعوائے نبوت سے پہلے جو لوگ تھے ان کے سامنے مرزا کا ظہور نہیں ہوا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصل مسئلہ کا تعلق عقیدۂ ختم نبوت سے ہے' کسی شخص کے دعوائے نبوت کرنے یا نہ کرنے سے نہیں ہے۔ اگر مرزا نبوت کا دعویٰ نہ کرتا تب بھی عقیدۂ ختم نبوت کے منکر کافر ہی ہوتے۔

مسلمانوں کے عقائد کی کتابوں میں تو یہی لکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی' دیکھو شرح عقائد نسفی میں ہے: ''اول الانبیاء آدم واخرھم محمد علیہ السلام'' صدیوں سے یہ کتاب مسلمان پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں اور اسی کے مطابق ان کا عقیدہ رہا ہے۔ اور الاشباہ والنظائر میں ہے: ''اذا لم یعرف ان محمدا آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات'' (جس نے یہ نہ پہچانا کہ محمد رسول اللہ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں تو مسلمان نہیں ہے' اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے) قادیانیوں نے تو سب کا صفایا کردیا کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنادیا' تمہارے عقیدہ کے مطابق تو کوئی بھی مؤمن نہیں۔

ارے قادیانیو! خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمہاری زد سے نہیں بچے کیونکہ آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ: ''میں خاتم النبیین ہوں'' جب تمہارا یہ حال ہے تو کون سے اسلام کی دہائی دیتے ہو؟ اور بار بار یوں کہتے ہو کہ: ''ہم مسلمان ہیں'' نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے خود تمہارا مرزا قادیانی بھی اس بات کا قائل تھا کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد کوئی بھی نبی آنے والا نہیں' اس نے اپنے رسالہ ایام الصلح صفحہ ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ:

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے' اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق یہ شرارت ہے' نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے' اور حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت' دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیأ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے' اور بعد اس کے جو وحی منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہو گی۔"

اور ۲۳/ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مرزا نے جامع مسجد دہلی میں یوں اعلان کیا:

"اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(رسالہ تبلیغ رسالت ص ۴۴ جلد ۲)

تمہارا مرزا قادیانی اسلامی عقیدہ کے اعتبار سے اور خود اپنے اقرار سے نبوت کا دعویٰ کر کے کافر ہو گیا' تم لوگ جو اسے نبی کہتے ہو تو قرآن و حدیث کی رو سے اور خود مرزا کے سابق اعلان کے اعتبار سے کافر ہو گئے' جب تمہارے مرزا نے خود کہہ دیا کہ لا نبی بعدی میں نفی عام ہے اس کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت کا دعویٰ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جھٹلانا ہوا' کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے سے بھی کسی شخص کا ایمان باقی رہ سکتا ہے؟

مرزا نے جھوٹی نبوت کا سہارا لینے کے لئے جو یہ بات نکالی کہ میں ظلی یا بروزی نبی ہوں اور یہ کہ میری صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے ہیں' کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہیں ہے؟ آپ نے کب فرمایا تھا کہ میں دوبارہ دوسری شکل میں آؤں گا؟ جب آپ نے یہ نہیں فرمایا تو مرزا نے خود آپ کی طرف سے یہ بات کیسے بنالی کہ میں دوبارہ آپ کی صورت میں آؤں گا؟ پھر جبکہ خود ہی کہہ دیا کہ ارشاد نبوی لا نبی بعدی میں نفی عام ہے تو کسی بھی طرح کی نبوت کا دعویٰ کرنا جھوٹ ہوا یا نہیں؟ قادیانی غور کر لیں ہم تو یہی کہتے ہیں: لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

قادیانیوں کا سارا دھندہ جھوٹ اور مکر و فریب تو ہے ہی سادہ لوح مسلمانوں کو جب یہ اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہیں تو شروع میں جماعت احمدیہ کے نام سے اپنا تعارف کراتے ہیں پھر کچھ اخلاق کی اور خدمت اسلام کی باتیں کرتے ہیں' جب آدمی تھوڑا سا متاثر ہو جاتا ہے تو مزید پر پرزے نکالتے ہیں' مرزا قادیانی کا نام سناتے ہیں' پہلے اسے مہدی یا مجدد بتاتے ہیں' پھر آہستہ آہستہ فریب کے جال میں پھنساتے پھنساتے مرزا کی نبوت کا اقراری بنا لیتے ہیں' جس کسی شخص کو ختم نبوت کا عقیدہ معلوم ہوا اور وہ شروع ہی میں یوں کہہ دے کہ تم مسلمان نہیں ہو' تم ختم نبوت کے عقیدہ کے منکر ہو' مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہو تو قادیانی برملا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اسے نبی نہیں مانتے' ہماری طرف یہ بات غلط منسوب کی جاتی ہے' ہم تو مجدد مانتے ہیں' حالانکہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اسے مجدد ماننا بھی کفر ہے' مجدد وہ ہے جو خاتم الانبیأ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے' یعنی اس کی اتنی خدمت کرے کہ عام طور سے جو شریعت کے احکام چھوڑ دیئے گئے ہوں انہیں زندہ کرے اور امت میں پھیلائے' مرزا قادیانی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کچھ بھی خدمت نہیں کی بلکہ انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی منسوخی کا اعلان کر دیا' خاتم الانبیأ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کئے ہوئے حکم جہاد کو منسوخ قرار دے دیا' بھلا کسی کو اس حکم کے منسوخ کرنے کی کیا مجال ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشروع فرمایا ہے اور خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا ہو اور قیامت تک جاری رکھنے کا فیصلہ فرمایا ہو۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی' یہ لوگ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے' یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کو قتل کرے گا۔" (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اور جہاد برابر جاری رہے گا جب سے مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ یہ اس امت کا آخری گروہ دجال سے قتال کرے گا' اور کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اسے باطل نہیں کرے گا۔"

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸ از ابوداؤد)

خاتم الانبیأ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ

فرمائیں کہ جہاد ہمیشہ کے لئے جاری ہے جو دجال کے قتل کرنے تک جاری رہے گا لیکن مرزا قادیانی دجال کہتا ہے کہ میں جہاد کو منسوخ کرتا ہوں' یہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید ہے یا تنسیخ؟ پھر عجیب بات یہ ہے کہ مرزا نے اپنے بارے میں یوں بھی کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوسری صورت میں تشریف لائے ہیں اور یہ پہلی صورت سے زیادہ اکمل ہے اور یوں بھی کہا کہ میں ظلی' بروزی نبی ہوں' دعویٰ یہ ہے کہ میری شکل میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار دنیا میں تشریف لائے ہیں اور حال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات کو منسوخ کیا جا رہا ہے' سچ ہے ملحد کا کوئی دین نہیں ہوتا' اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا ہے کہ میں نے پہلے کیا کہا تھا۔

اب قادیانیوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ ٹیلیفون کی ڈائری اٹھاتے ہیں' اس میں سے ٹیلیفون نمبر لیتے ہیں اور پتہ نوٹ کرتے ہیں' پھر جس کا پتہ اور نمبر نوٹ کیا ہوا سے خط لکھتے ہیں یا اس سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہیں اور اسے باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم تو مظلوم ہیں' مسلمان ہیں' کلمہ گو ہیں' زبردستی ہم پر کفر لاگو کیا جا رہا ہے' جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے تمہیں کافر قرار دے دیا' جس کے ممبران ساری سیاسی پارٹی کے لوگ تھے اور ہر جماعت کے لوگ تھے (علماً تھوڑے ہی سے تھے) تو اب یہ رونا اور گانا کہ ہم مظلوم مسلمان ہیں' بے علم لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا اور کیا ہے؟

قادیانیو! ذرا ہوش کی دوا کرو' یہ دنیا یہیں دھری رہ جائے گی' اپنے بارے میں دوزخ میں جانا کیوں طے کر لیا ہے؟ اور مسلمانوں کے دلوں سے کیوں ایمان کھرچتے ہو؟ اس جان کو دوزخ سے بچاؤ اور مرزا طاہر اور اس کے خاندان کو مالدار بنانے اور اس کی جماعت کو باقی رکھنے کے لئے اس کی جماعت میں کیوں شریک ہو؟ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"قیامت کے دن بدترین لوگوں میں وہ شخص بھی ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی وجہ سے برباد کرے۔"

(رواہ ابن ماجہ)

قادیانی مبلغین سے واضح طور پر ہمارا کہنا ہے اور بطور خیر خواہی ہے کہ دل کی آنکھیں کھولیں اور اپنی موت کے بعد کی زندگی کی فکر کریں' عذاب الیم اور عقاب شدید سے اپنی جان بچائیں۔ قرآن کریم کی آیت: "فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور" بار بار پڑھیں اور اس کا مطلب ذہن میں بٹھائیں۔

ضروری تنبیہ:

قادیانیوں کے مکر و فریب میں یہ بات بھی ہے کہ حضرات اکابر علماً نے جو ان کی کتابوں کے حوالے دے کر ان کا کفر اور جھوٹ ثابت کیا ہے مسلمانوں کی نظروں سے اسے چھپانے کے لئے یوں کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے علماً نے غلط لکھا ہے' حضرات علماً کرام نے ان کے پرانے مطبوعہ رسالوں کے صفحات کے حوالے دیئے تھے' وہ رسالے بار بار چھپ کر صفحات بدل چکے ہیں' سادہ لوح مسلمانوں کو نئے چھپے ہوئے رسالوں کے صفحات دکھا دیتے ہیں کہ دیکھو اس میں یہ مضمون کہاں ہے؟ جس کا تمہارے علماً نے حوالہ دیا ہے' تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ہمارے اکابر نے قادیانیوں کے جن رسائل کے حوالے دیئے ہیں وہ رسالے ان سے دو چار دن کے لئے مانگ لیں پھر ان حوالوں کو تلاش کریں جو حضرات اکابر نے دیئے ہیں' انشاء اللہ تعالیٰ حوالوں کی عبارتیں مل جائیں گی (اور اب تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی حضرات اکابر کی کتب میں قادیانیوں کی کتابوں کے جدید ایڈیشنوں کے حوالے درج کئے گئے ہیں)۔

اور یہ بھی واضح ہے کہ قادیانیوں سے ضرور مناظرہ کریں اور مباہلہ بھی کریں تاکہ یہ لوگ مسلمانوں کو یوں کہہ کر دھوکہ نہ دے سکیں کہ دیکھو تمہارے علماً نے ہمارا چیلنج قبول نہ کیا' اگرچہ وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم ہار جائیں گے' لیکن مناظروں کی مجلسوں کو اس لئے غنیمت سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں ہمارا کچھ تو چرچا ہوگا' مشہور تو ہوں گے خواہ کفر ہی کے ساتھ سہی:

بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

جو شیطان کا حال ہے وہی ان لوگوں کا حال ہے' یہ لوگ ہارنے میں بھی اپنا نفع محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی شہرت کا فائدہ ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے انہیں کھڑا کیا ہے اور جو انہیں ایسے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں' یہود و نصاریٰ چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنا دین چھوڑ دیں جس میں جہاد ہے اور قادیانیت اختیار کر لیں جو یہود و نصاریٰ کی اٹھائی ہوئی جماعت ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایک مسلمان بھی قادیانی بن گیا تو وہ اور اس کی آنے والی نسلیں ہمارے قابو میں آ گئیں' ان کو جس طرح چاہیں گے استعمال کریں گے (العیاذ باللہ)۔

یہ مضمون قادیانیوں کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

☆☆............☆☆

عدل وانصاف کا فقید المثال مظاہرہ

مولانا محمد اسمٰعیل عارفی

بادشاہ اپنے شاہی محل میں نرم وگداز بستر پر محو استراحت تھا کہ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی' اور باوجود کوشش کے اس دوبارہ نیند کو نہ آنا تھا نہ آئی' بار بار کروٹیں بدلتا رہا لیکن نیند نہ آئی جبکہ دن بھر کی مصروفیات کی وجہ سے تھکاوٹ کے آثار باقی تھے کہ بادشاہ کو خیال آیا کہ شاید کوئی مظلوم فریاد لایا ہو اور پہرے دار اسے اندر نہ آنے دے رہے ہوں یا کوئی فقیر بھوکا آیا ہو اور اس کی دادرسی نہ ہو رہی ہو' اس خیال کے ساتھ بادشاہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا' اس نے غلاموں کو دوڑایا کہ جاؤ باہر دیکھ کر آؤ کہ کہیں کوئی سائل تو نہیں' تمام نوکر چاکر' کارندے بسیار کوشش کے بعد ناکام واپس آئے اور عرض کیا کہ: جہاں پناہ! کوئی سائل نہیں' بادشاہ دوبارہ بستر پر دراز ہو گیا مگر نیند پھر نہ آئی' وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور نوکروں کو پھر حکم دیا کہ جاؤ' اچھی طرح تلاش کرو' ضرور کوئی ضرورت مند ہے جو مجھ سے ملنا چاہتا ہے' نوکر بھاگے ہوئے گئے انہوں نے ادھر ادھر بہت ڈھونڈا مگر کوئی شخص نہ ملا' آخر نہایت جستجو کے بعد واپس آ کر عرض کیا کہ حضور! باہر کوئی مظلوم یا سائل نہیں' ہم نے سب جگہ تلاش کر لیا ہے' بادشاہ یہ سن کر بستر پر لیٹ گیا مگر اس کا دل پریشان تھا' خواہش کے باوجود اسے نیند نہ آئی۔ اس نے سوچا کہ شاید رات کے اندھیرے میں نوکر جان بوجھ کر بھی تلاش سے گریز کر رہے ہیں' اس نے غصے میں تلوار ہاتھ میں لی اور خود باہر گشت کے لئے چل نکلا' یہ پہلے بھی اس کا معمول تھا' وہ کبھی کبھی بھیس بدل کر عوام الناس میں گھل مل کر ان کی ضروریات معلوم کرنے کی کوشش کرتا تھا' چلتے چلتے وہ ایک ٹوٹی پھوٹی ویران سی مسجد کے سامنے رک گیا کیونکہ مسجد کے اندر سے رونے کی آواز آ رہی تھی' بادشاہ مسجد کے اندر چلا گیا' رات کے سناٹے میں' شب کی تاریکی میں ایک شخص نہایت حالت تضرع میں بلک بلک کر روتے ہوئے کہہ رہا تھا: ''کیا ہوا؟ سلطان کا دروازہ بند ہے تو سبحان کا دروازہ تو کھلا ہے' حاکم وقت سو رہا ہے تو احکم الحاکمین تو جاگ رہا ہے' اے رب کریم! وہ اپنی رعایا کی فریاد رسی نہیں کرتا' تو کیا ہوا' تو' تو اپنے بندوں کی خبر گیری کرتا ہے' ایک بندۂ عاجز ومظلوم کی صدائے درد' نوائے غم سن اور اس کی مدد فرما۔''

بادشاہ یہ سن کر کانپنے لگا' وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اس شخص سے کہا کہ اس بے چارے کی کیوں شکایت کرتا ہے؟ وہ تو شب بھر سے تیری تلاش میں جاگ رہا ہے' بار بار تجھے تلاش کروا چکا ہے اور اب خود تیری طلب میں آ نکلا ہے' بتا کیا بات ہے؟ وہ شخص یہ سنتے ہی اٹھا اور کہنے لگا کہ اے میرے آقا! کیا بتاؤں؟ ایک درباری کے ہاتھوں ستایا ہوا ہوں' رات کے اندھیرے میں میرے گھر آتا ہے اور میری شریک حیات کی عصمت کو داغدار کرتا ہے' کئی دنوں سے کوشش میں تھا کہ آپ تک پہنچ کر طلب انصاف کروں مگر آہ! غریب کو کوئی دربار میں داخل ہی نہیں ہونے دیتا' بادشاہ نے پوچھا کہ کیا اب بھی وہ ملعون وہیں ہوگا؟ اس شخص نے کہا کہ عالی جاہ! اس وقت رات کا کافی حصہ بیت گیا ہے' میرا خیال ہے کہ وہ شخص آ کر جا چکا ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کہ اب جب وہ آئے تو فوراً مجھے اطلاع کرو' یہ کہہ کر بادشاہ نے اسے تسلی دی اور گھر جانے کو کہا۔ بادشاہ خود بھی واپس چل دیا مگر پھر کسی خیال کے تحت پھر اسے بلایا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو' شاہی محل کے قریب پہنچ کر بادشاہ نے تمام پہرہ داروں اور نوکروں سے کہا کہ اس شخص کو خوب پہچان لو' آئندہ جس رات اور جس وقت یہ آئے اسے بلا روک ٹوک فوراً مجھ تک پہنچا دو' نوکروں نے اس حکم پر سر تسلیم خم کیا' اس پر بادشاہ نے اس شخص سے کہا کہ اب آپ جا سکتے ہیں۔

اس واقعہ سے تیسری رات وہ شخص آیا تو پہرہ داروں نے اسے دیکھتے ہی بادشاہ تک پہنچا دیا' بادشاہ اسے دیکھ کر اٹھا' تلوار ہاتھ میں لی اور اس شخص سے کہا کہ چلو! مجھے اس راتوں کو شکار کرنے والی لومڑی تک لے چلو۔ وہ شخص آگے آگے ہوا اور بادشاہ کو ساتھ لے کر اس جگہ تک پہنچا' جہاں ایک ظالم شخص خزانہ کا سانپ بنا ہوا سو رہا تھا۔ بادشاہ نے غور سے اس ظالم کو دیکھا اور پھر جرأت کے ساتھ اس پر ایک بھرپور وار کیا' پہلے وار میں ہی اس کا کام تمام ہو گیا' یہ دیکھ کر بادشاہ نے صاحب خانہ سے کہا کہ اب تو خوش ہو جاؤ

تا کہ آسمانوں کا پروردگار بھی مجھ سے خوش ہو جائے‘ پھر بادشاہ نے مصلیٰ منگوایا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی اور صاحب خانہ سے کھانے کی کوئی چیز لانے کو کہا‘ صاحب خانہ نے کہا کہ اے میرے محسن! ایک حقیر سی جھونپڑی بادشاہ کی کیا خدمت کر سکتی ہے؟ اس فقیر کے گھر کی کوئی چیز آپ کے شایان شان نہیں‘ بادشاہ نے اصرار کے ساتھ کہا کہ جو کچھ بھی ہے ضرور لاؤ‘ صاحب خانہ نے روٹی کے چند سوکھے ٹکڑے لاکر بادشاہ کی خدمت میں پیش کئے‘ بادشاہ نے نہایت رغبت ولذت کے ساتھ تمام روٹی کھا کر اس سے کہا: سنو! میں نے تم سے کھانے کی کوئی چیز اس لئے منگوائی ہے کہ جب سے میں نے تمہاری مظلومیت کی دردبھری کہانی سنی تھی تو میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک آپ کو انصاف دلا کر آپ کو خوشی سے معمور اور محبت سے مسرور نہیں کردوں گا‘ کچھ نہیں کھاؤں گا‘ اس مالک ارض وسما کا کس قدر فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھے اپنے نام کی لاج رکھنے کی توفیق بخشی‘ سنو! میں نے یہ دو رکعت نماز نفل اس لئے پڑھی کہ جب تم نے مجھے بتایا کہ وہ خونخوار درندہ ایک درباری شخص ہے تو مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ میرا کوئی بیٹا ہوگا‘ ایسی جرأت وہی کر سکتے ہیں‘ اور کسی درباری کو ایسی ہولناک جسارت کی طاقت نہیں کیونکہ تمام درباری عملہ اور سرکاری کارکنان میرے مزاج وطبع سے بخوبی واقف ہیں اور انہیں میری سخت گیری اور اصول پسندی کی پوری طرح خبر ہے‘ چنانچہ جب میں گھر سے تمہارے ساتھ نکلا تو میرا خیال یہی تھا کہ اپنے بیٹے کو قتل کرنے جا رہا ہوں‘ میرا عزم تھا کہ اگر وہ ظالم میرا بیٹا بھی ہوا تب بھی میں اس کا سر تن سے جدا کردوں گا اور ایک مظلوم کی حمایت ومدد میں خون ومحبت کا رشتہ حائل نہیں ہونے دوں گا مگر جب یہاں پہنچ کر دیکھا تو وہ بدبخت میرا بیٹا نہیں تھا بلکہ ایک درباری شخص تھا‘ اس پر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ تشکر بجالایا کہ اے اللہ! تیرے احسانات کا شمار نہیں‘ تو نے ہی میرے بیٹوں کو اس ظلم وتعدی سے محفوظ فرمایا۔

یہ امام عادل کون تھا؟ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ مشہور مسلمان فرماں روا محمود غزنویؒ تھا۔ یہ جانتے ہی میں حیرت وفرحت کی وادیوں میں گم ہو گیا‘ حیرت تو اس لئے کہ سلطان رحمہ اللہ کا کردار ہی عقل ودانش اور دل ودماغ کو ورطہ حیرت میں ڈالنے والا تھا‘ اور فرحت ومسرت اس لئے کہ مجھ پر ایک اہم راز اور کامیابی کے گر کا انکشاف ہو گیا کیونکہ میں مدت مدیدہ سے اس حقیقت کو پانے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخری محمود غزنویؒ کی عزت وعظمت اور شوکت وسلطنت کی وجہ کیا تھی؟ دشمن اس سے کیوں خوف کھاتے تھے؟ کفر اس کے سامنے کیوں مقہور ومغلوب تھا؟ اس کے آگے باطل قوتیں کیوں سرنگوں تھیں؟ رعایا اس پر کیوں جان چھڑکتی تھی؟ اس عظیم فاتح نے سومنات کیسے فتح کرلیا تھا؟ سروں اور جسموں پر تو حکومت ہوہی جاتی ہے مگر دل ودماغ پر وہ کیسے راج کرتا تھا؟ آج پتہ چلا کہ یہ وہ بے مثال اسلامی طریقہ عدل وانصاف تھا جس میں اس عظیم انسان کی کامیابی کا راز پوشیدہ تھا۔

کیا محمود غزنویؒ کا یہ وصف محمود عالم اسلام کے تمام فرماں رواؤں کے لئے مشعل راہ نہیں؟ کیا ماضی کی ان راہوں پر چل کر عدل وانصاف کی قندیلیں روشن کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا؟ کیا پستی ونامرادی کے اسباب وعلل کا کھوج لگا کر ان کا تدارک کرکے اپنی عظمت رفتہ اور شوکت گم گشتہ کے حصول کی تمنا ”مرحوم“ ہو گئی؟ کیا کسی بھی دل زندہ میں یہ طلب وتڑپ نہیں؟ اے کاش! کہ امت مسلمہ کے ارباب حل وعقد اپنے اسلاف کے روشن کردار کا تابندہ نشان بن جائیں۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
PHONE 7745080

میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟

میری اسلامی زندگی کا پہلا دن

ریاض میں متعین اٹلی کے نومسلم سفیر تورکاتو کارڈیلی سے گفتگو

کچھ عرصہ قبل بعض بین الاقوامی خبر رساں اداروں نے ریاض میں تعینات اٹلی کے سفیر تورکا تو کارڈیلی کے قبول اسلام کی خبر نشر کی جس نے ایک دنیا کو چونکا دیا۔ اس خبر کے چونکا دینے کی کئی وجوہات تھیں‘ سب سے پہلے یہ کہ مسلمان ہونے والے سفیر کا تعلق اٹلی جیسے کیتھولک عیسائیت کے مرکز سے ہے‘ دوسرے یہ کہ ۱۱/ ستمبر کے واقعات کے بعد مغرب اور اس کے میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گھناؤنے پروپیگنڈے کی جنگ شروع کر رکھی ہے اور اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں انہی مغربی ممالک میں سے ایک ملک کا کوئی عام شہری نہیں بلکہ سفیر مسلمان ہو جائے تو یہ چونکا دینے والی خبر تصور کی جائے گی۔ اس خبر نے مغربی صحافتی حلقوں میں ایک ہلچل مچادی تھی۔ بعض نے اسے صرف پروپیگنڈہ قرار دیا مگر جب اطالوی سفیر تورکا تو کارڈیلی نے سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر سلطان بن عبدالعزیز سے ملاقات کی تو اس کے دوران اطالوی سفیر کے اسلام قبول کرنے کی تصدیق ہوگئی۔ اطالوی سفیر کے اسلام قبول کرنے سے ان کے خاندان اور حلقہ احباب پر کیا اثرات مرتب ہوئے اس سلسلے میں رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ جریدے میں شائع ہونے والے ان کے انٹرویو کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

سوال: ...... بعض بین الاقوامی خبر رساں اداروں کے مطابق آپ نے اس سال ماہ رمضان کے دوران باقاعدہ اپنے قبول اسلام کا اعلان کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا؟ ایسا کیوں ہے؟

جواب: ...... ایسی کوئی بات نہیں‘ میں اسلام سے پہلی مرتبہ متعارف نہیں ہوا بلکہ اسلام کے ساتھ میرا مطالعاتی تعلق تین دہائیوں پر محیط ہے مگر اس بات سے بہت کم لوگ آگاہ ہیں۔ سب سے پہلے جب میں ۱۹۶۴ء میں القدس زیارت کی غرض سے گیا تو اس وقت میری عمر ۲۲ سال تھی‘ اس وقت ابھی یہودیوں نے اس مقدس شہر پر قبضہ نہیں کیا تھا‘ مجھے بہت شوق تھا کہ میں مسجد اقصیٰ جاؤں اور وہاں عبادت کروں‘ القدس اس وقت اردن کے پاس تھا‘ میں نے کچھ اردنی دوستوں سے مشورہ کیا کہ مسجد اقصیٰ میں عبادت کیسے کی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ‘ پھر تم ہمارے ساتھ مسجد اقصیٰ میں عبادت کر سکتے ہو‘ میں نے ان کے مشورے سے کلمہ طیبہ پڑھا اور نماز ادا کرنے مسجد اقصیٰ جا پہنچا۔ اس لئے آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں ۱۹۶۴ء میں ہی مسلمان ہو چکا تھا مگر مجھے اس وقت اٹلی میں اسلامی تعلیمات سے مکمل آگاہی حاصل کرنے میں خاصی دشواری ہوتی تھی۔ اس کمی کو میں خاصے عرصے تک محسوس کرتا رہا مگر پھر بھی کوشش کر کے کوئی نہ کوئی چیز مجھے اسلام سے قریب تر کرتی رہی۔

سوال: ...... لیکن ہم نے آج سے پہلے آپ کے مسلمان ہونے کی خبر نہیں سنی تو پھر کیسے اچانک طویل عرصے بعد آپ نے اس کا اعلان کر دیا؟

جواب: ...... سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دین کا معاملہ انسان اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے‘ میں نہیں چاہتا تھا کہ صرف اپنی ذات کی تشہیر کے لئے باقاعدہ اعلان کروں‘ مگر گزشتہ ۲۴/ نومبر کو جب میں سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر سلطان بن عبدالعزیز سے رسمی ملاقات کے لئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے قرآن کریم کا ایک نسخہ اور غلاف کعبہ کا ایک ٹکڑا عنایت کیا‘ معمول کے مطابق ٹی وی چینل کے کیمرہ مین اس کی فلم بندی کر رہے تھے‘ اگلے روز جب قرآن کریم اور غلاف کعبہ کے ٹکڑے کو وصول کرنے کی خبر فلم کے ساتھ نشر ہوئی تو تمام دنیا میں شور اٹھ گیا‘ یہاں تک کہ اٹلی کے میڈیا نے بھی اس واقعے کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا‘ امیر سلطان بن عبدالعزیز نے تو قرآن کریم مجھے اس لئے دیا تھا کہ وہ میرے مسلمان ہونے سے واقف تھے مگر اس دن کے بعد یہ بات تقریباً تمام دنیا کے سامنے آگئی‘ میرے خیال میں میری نئی زندگی کا وہ پہلا دن تھا۔

سوال: ...... امیر سلطان بن عبدالعزیز نے جب آپ کا استقبال کیا اور ان تحائف سے نوازا تو آپ کیا محسوس کر رہے تھے؟

جواب: ...... یہ دن میری زندگی کا اہم ترین

دن تھا' وزیر دفاع امیر سلطان بن عبدالعزیز نے انتہائی محبت اور خلوص سے میرا استقبال کیا' میں ایک غیر ملکی سفیر تھا' اسلام کے رشتے نے ہمیں کس قدر قریب کر دیا تھا' میں ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے کوئی شخص اپنے خاندان سے بچھڑ گیا ہو اور طویل عرصے بعد اپنے گھر واپس آ گیا ہو' یہی میرے احساسات تھے۔

سوال:...... آپ نے اپنی سفارتی زندگی کا آغاز کیسے کیا؟

جواب:...... میں نے اپنی سفارتی خدمات کا آغاز اٹلی کے مختلف سفارت خانوں میں کام کر کے کیا' سب سے پہلے میں سوڈان کے اطالوی سفارت خانے میں تعینات کیا گیا تھا' اس کے بعد شام اور عراق میں بھی تعینات رہا' پھر مجھے اٹلی واپس بلا لیا گیا' روم میں تین سال تک وزارت خارجہ میں خدمات انجام دیتا رہا جس کے بعد مجھے لیبیا بھیج دیا گیا۔ سعودی عرب آنے سے پہلے یہ آخری عرب ملک تھا جہاں میں سفارتی خدمات انجام دیتا رہا۔ یہ ۱۹۸۱ء کا دور تھا' اس کے بعد میں دنیا کے مختلف ممالک میں سفارت کاری کرتا رہا۔ سب سے پہلے ہالینڈ میں اطالوی سفیر مقرر ہوا جس کے بعد مجھے سفیر کی حیثیت سے پہلے البانیہ اور پھر تنزانیہ تعینات کیا گیا' اس کے بعد میری خدمات روم میں وزارت خارجہ کے سپرد کر دی گئیں۔ اسلامی ملکوں میں سفارت کاری کے دوران میں نے اسلام سے متعلق مزید تحقیق اور مطالعہ جاری رکھا' نومبر ۲۰۰۰ء میں جب سعودی عرب میں سفیر کی حیثیت سے آیا تو میری کایا کافی حد تک پلٹ چکی تھی۔

سوال:...... آپ کو اس بات پر تشویش نہیں ہوئی کہ آپ کے مسلمان ہونے کی خبر دنیا میں پھیل جانے سے آپ کا سفارتی کیریئر متاثر ہوگا؟ خاص طور پر ایسے وقت جب عالمی میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی مہم چلائے ہوئے ہے؟

جواب:...... ایک چیز پر جب میں خود یقین رکھتا ہوں کہ اسلام اور دہشت گردی میں کوئی تعلق نہیں تو اپنے مسلمان ہونے پر کیوں خوف زدہ ہو جاؤں؟ اسلام سے پہلے جب دنیا مختلف قسم کی دہشت گردی کی زد میں تھی' تو اسلام نے انسانوں کو اس سے نجات دلائی' ہر ذی شعور اس بات کا پوری طرح ادراک رکھتا ہے کہ اسلام کیا ہے اور دہشت گردی کسے کہتے ہیں؟ مجھے اٹلی کی سرکاری شخصیت ہونے کی صورت میں اس لئے خوف نہیں ہے کہ ۱۹۴۷ء کے اطالوی دستور کے مطابق اٹلی میں رہنے والے ہر انسان کو مذہب' نسل کے لحاظ سے مساوی حقوق حاصل ہیں۔

سوال:...... لیکن اطالوی میڈیا میں آپ کے مسلمان ہونے کی خبر کو زور وشور سے نشر کیا گیا تھا' جس رات آپ کے مسلمان ہونے کی خبر نشر ہوئی اس رات اطالوی حکومت نے ریاض میں رابطہ کر کے اس کی تصدیق چاہی تھی اور آپ کو روم بلایا گیا تھا؟

جواب:...... میری امیر سلطان بن عبدالعزیز کے ساتھ ۲۴/نومبر کی رات کو ملاقات ہوئی تھی۔ اس رات میں روم چلا گیا تھا مگر یہ حکومت کے طلب کرنے پر نہیں تھا بلکہ ایک ماہ پہلے سے میں اس کا پروگرام بنا رہا تھا' اس کا میرے مسلمان ہونے سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اپنی سفارتی ذمہ داریوں کے سلسلے میں مجھے چند مشورے کرنے تھے' یہ میرے سرکاری کام کا تسلسل تھا۔ جس وقت میں روم ایئرپورٹ پر اترا تو یہ خبر یہاں پھیل چکی تھی۔ بعض نشریاتی اداروں نے اسے اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کی کوشش کی مگر میں ایک ہی بات کا قائل ہوں کہ دین ومذہب انسان اور اس کے رب کے درمیان معاملہ ہے۔

سوال:...... آپ کے خاندان اور احباب نے آپ کے مسلمان ہونے پر کس قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کیا؟

جواب:...... میری اہلیہ صاحب عقل وفہم اور کھلے ذہن کی مالک خاتون ہے' اس نے میرے اس فیصلے کا احترام کیا کیونکہ وہ آزادی فکر کو سمجھ سکتی ہے مگر بعض حلقوں میں میرے مسلمان ہونے پر تنقید ہوئی مگر میں کہتا ہوں کہ جو ایسا سوچتے ہیں وہ کم عقل ہیں' اسلام ایک ضابطہ حیات ہے' اس کے ہر فکری پہلو کا مکمل فلسفہ اور ثقافت ہے' جس کو سمجھنے کے لئے علم درکار ہے' مجھے اسلام کا سب سے محبوب پہلو یہی نظر آیا کہ انسان اور اس کے رب کے درمیان کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں رہتی۔

سوال:...... بہرحال اب یہ بات سب کے علم میں ہے کہ آپ الحمدللہ مسلمان ہیں' کیا اسلام کے دیگر فرائض آپ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں؟

جواب:...... جی بالکل' میں نے اسلام کی بنیادی تعلیمات کو باقاعدگی کے ساتھ سیکھا' اطالوی زبان میں پورا قرآن کریم پڑھا' نماز اور روزے کو باقاعدگی سے اپنی زندگی کا جزو بنایا۔ اسلامی شعائر کے سلسلے میں سعودی عرب کو میں نے ایک مثالی ملک پایا یہاں انسان دین کا ادراک تیزی کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ یہاں آنے کے بعد میری فرض عبادات میں باقاعدگی پیدا ہوئی۔

سوال:...... اسلام سے آگاہی کے لئے آپ نے کن وسائل پر انحصار کیا تھا؟

جواب:...... سب سے پہلے میں نے اطالوی زبان میں اسلامی کتب کا مطالعہ کیا پھر قرآن کریم کی تفسیر کی جانب رجوع کیا اور یہاں سے بہت کچھ حاصل کیا' قرآن کریم کی کئی سورتیں حفظ کیں۔ شخصی طور پر جو شخصیت اسلام کے سلسلے میں مجھ پر اثر انداز ہوئی وہ ریاض میں اٹلی کے سابق سفیر ماریو شالویا تھے' وہ سعودی عرب میں سفارتی خدمات کے دوران مسلمان ہو گئے تھے۔

☆☆..............☆☆

اخبارِ ختمِ نبوّت

اظہار تعزیت

گولارچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جماعت ختم نبوت گولارچی مولانا حکیم محمد عاشق منعقد ہوا۔ اجلاس میں حاجی ولی محمد' حاجی ابراہیم بلو' زاہد انجم' طارق محمود صدیقی' حکیم محمد سعید انجم' نجم الدین کوریجو' مولانا عبدالجبیر ہزاروی' حاجی حمیداللہ خان' ابرار صدیقی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے امیر ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اہلیہ' مرکزی مبلغ ختم نبوت ضلع بدین' گولارچی مولانا محمد علی صدیقی اور دفتر ختم نبوت کراچی کے ناظم مالیات جناب جمال عبدالناصر شاہد کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

رپورٹ سہ ماہی اجلاس مرکزی مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان (رپورٹ: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۲۲'۲۳/ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۷'۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی پانچ نشستیں منعقد ہوئیں جن کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا بشیر احمد اور حافظ محمد ثاقب نے کی۔ اجلاس میں صوبہ سندھ سے مولانا خان محمد جمالی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد حسین ناصر' بلوچستان سے مولانا عبدالعزیز جتوئی' بہاولپور سے مولانا محمد اسحاق ساقی' بہاولنگر سے مولانا محمد قاسم رحمانی' ملتان سے مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' ساہیوال سے مولانا عبدالحکیم' جھنگ سے حافظ غلام حسین' اوکاڑہ سے مولانا عبدالرزاق' منڈی بہاؤالدین سے مولانا محمد طیب' لاہور سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' گوجرانوالہ سے حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' راولپنڈی سے مفتی محمود الحسن' اسلام سے قاضی احسان احمد' آزاد کشمیر سے مفتی خالد میر سمیت متعدد علمائے کرام نے شرکت کی۔

اجلاس میں انتظامی امور کے علاوہ مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسوں اور رد قادیانیت کورس کے انعقاد کی تجویز پیش کی گئی۔ اجلاس میں ایک غیر ملکی ایوان نمائندگان کی قرارداد جس میں ۱۹۷۴ء کی قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور گستاخ رسول کی سزا کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا مسترد کردی گئی اور کہا گیا کہ یہ قرارداد پاکستان کے مذہبی اور اندرونی معاملات میں مداخلت ہے اور ان قوانین میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ اجلاس میں جداگانہ طرز انتخاب کے خاتمہ کی مذمت کی گئی اور اسے دو قومی نظریہ سے انحراف قرار دیا گیا۔

اجلاس میں حکومتی معاملات میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں اور قادیانی پس منظر رکھنے والے افراد کو سرکاری اداروں کی کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

اجلاس میں امریکہ سے آنے والے ناصر عبدالحکیم المعروف ناصر مسیح' جو فیاض ٹاؤن' مغلپورہ' لاہور کا باسی اور قادیانی ہے' اس کے پاس سے شیعہ سنی تنازعہ کو ہوا دینے اور ''ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے'' کے نام سے ملکی زعماء کو الو قرار دینے والے لٹریچر کی برآمدگی اور ملک میں تخریب کاری کے لئے کروڑوں ڈالر تقسیم کرنے کے منصوبے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عرصہ دراز سے کہتی چلی آرہی ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ اور لسانی و طبقاتی فسادات اور قتل و غارت گری میں قادیانی ملوث ہیں۔ مذکورہ بالا قادیانی کی گرفتاری اور اس سے برآمد ہونے والے لٹریچر اور اس سے کی گئی تفتیش اس بات کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور مذکورہ بالا قادیانی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تفتیش فوری طور پر مکمل کر کے ان کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت کو منتقل کیا جائے' اور قادیانی ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

اجلاس میں ایک اخباری رپورٹ' جس کے مطابق قادیانیوں نے پاکستان میں تبلیغ کے لئے ۱۶ کروڑ ڈالر مختص کئے ہیں' پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ مذکورہ بالا رقم قادیانیت کی تبلیغ پر نہیں بلکہ ملک میں افراتفری' قتل و غارت گری' دہشت گردی اور تخریب کاری پر صرف ہوگی' اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی اس قسم کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

چودھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم کی تیاریاں مکمل ہوگئیں

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم صوبہ سندھ کے ترجمان مفتی محمد طاہر مکی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چودھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۵/ اپریل کو جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں صبح دس بجے تا رات گئے تک منعقد ہوگی' جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم فرمائیں گے۔ یہ کانفرنس مجلس کل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی کی نگرانی میں منعقد ہورہی ہے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ طارق محمود' مفتی محمد جمیل خان' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا نذیر احمد تونسوی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا خادم حسین بلوچ' مولانا عبدالرزاق مکھیو' مولانا محمد مراد ہالیجوی' مولانا عبدالغفور قاسمی' مفتی حفیظ الرحمن رحمانی' مولانا محمد راشد مدنی' حافظ محمد سعید لدھیانوی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی' محمد زاہد حجازی اور دیگر خطاب کریں گے۔ مفتی محمد طاہر مکی کے مطابق کانفرنس کی تمام تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کا ٹنڈو آدم شہر سے باہر تاریخی استقبال کیا جائے گا۔ اس موقع پر کانفرنس کے حفاظتی انتظامات کی تمام تر ذمہ داری شبان ختم نبوت کے امیر ملک محمد وسیم' فرقان انصاری' محمد سلیم مدنی اور ان کے رضا کار انجام دیں گے۔

رد قادیانیت کورس چونڈہ

۲۰'۲۱/محرم الحرام ۱۴۲۳ھ مطابق ۴'۵/ اپریل ۲۰۰۲ء جامع مسجد شاہ فیصل' چونڈہ' ضلع سیالکوٹ میں رد قادیانیت کورس کے حوالے سے مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے حیات مسیح علیہ السلام' مسئلہ ختم نبوت اور کذب مرزا قادیانی کے موضوعات پر لیکچر کا پروگرام تشکیل دیا گیا۔ کورس کی کامیابی کے لئے مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر' مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا عارف ندیم ضلع سیالکوٹ نے مختلف علاقوں کے دورے کئے۔

بقیہ: اسلام' آخری پناہ گاہ

جوں کا توں محفوظ ہے اور اس کی تعلیمات پوری طرح مطابق فطرت ہیں۔

نومسلموں کے تاثرات و افکار کو اگر ترتیب دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے' عربی اخبارات میں یہ تاثرات وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی انہیں پیش کیا جائے۔

قبول اسلام' کا یہ رجحان عام جہاں ایک طرف اس حقیقت کی برملا تصدیق کررہا ہے کہ اسلام ہی دین برحق ہے' اس کی ابدیت ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے' یہی سفینۂ نجات ہے اور اسی میں کائنات کی صلاح و فلاح کا راز مضمر ہے' وہاں دوسری طرف مسلمانوں کو یہ درس بھی دیتا ہے کہ وہ اسلام کو سو فیصد اپنی زندگی میں داخل کرلیں اور ان کی زندگی کا کوئی گوشہ تعلیمات اسلام کی دسترس سے باہر نہ جانے پائے۔

(بشکریہ ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند انڈیا)

بقیہ: قرآن فہمی

۱۱:...... آج کا دن عمل سے گزشتہ دن کی مثل ہے (جو گزر چکی) آئندہ دن اجل ہے' جو ضرور آکر رہے گی' اس سے اگلا دن امل ہے (جو امید محض ہے پوری ہو یا نہ ہو)۔

۱۲:...... وہ دین کہ جس کے سوا کوئی دین اور مشرب قبول ہی نہ ہوگا "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔

یہ واقعہ عبر و بصائر کو اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے' ان میں سے سب سے اہم یہ چیزیں ہیں' ایک یہ کہ زندگانی کا جو واقعہ بھی ایک مسلمان پر گزرے یا جو بڑے سے بڑا سوال اس کے قلب پر وارد ہو اس کو قرآن کے سامنے پیش کردینا ہی ایک مسلمان کا امتیاز ہوگا۔ سراء اور ضراء کی ایک ایک ساعت کے متعلق ہم کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرح قرآن ہی سے پوچھنا چاہئے کہ وہ کیا ارشاد کرتا ہے؟

دوسرے یہ کہ کوئی چیز کتنی ہی پیچیدہ صورت میں آئے مگر جویا اور متلاشی کے لئے قرآن سے نکل آتی ہے۔ پس محرومی ہوگی اگر ہم تلاش و سعی بھی چھوڑ دیں یا تلاش و سعی کا رخ قرآن کے سوا کسی اور چیز کی طرف پھیر دیں۔

حضرت مولانا بشیر احمد مدظلہ مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کا تبلیغی دورہ ضلع لیّہ' بھکر' میانوالی

ملتان (نمائندہ خصوصی) مرکزی مبلغ حضرت مولانا بشیر احمد دامت برکاتہم کے مجلس شوریٰ ماہ صفر المظفر میں ترتیب دیئے گئے پروگراموں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۳/صفر بروز بدھ مدرسہ رحیمیہ کوٹ سلطان' مدرسہ جامعہ رحمانیہ جمن شاہ'

۴/صفر بروز جمعرات جامع مسجد کرنال والی' جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی' جامع مسجد موتی لیّہ شہر'

۵/صفر بروز جمعہ دارالعلوم عیدگاہ جامع مسجد کھجوروالی' جامع مسجد نور کروڑلعل عیسن شہر'

۶/صفر بروز ہفتہ جامع مسجد چک ۹۳ جامع مسجد چک ۹۴ کروڑلعل عیسن'

۷/صفر بروز اتوار جامع مسجد رحمانیہ جھرکل' جامع مسجد خلفائے راشدین بہل' مدرسہ تعلیم القرآن عیدگاہ بہل' (ضلع بھکر)

۸/صفر بروز پیر جامع مسجد نعمانی نوتک جامعہ قادریہ' جامع مسجد دارالہدیٰ' جامعہ رشیدہ بھکر'

۹/صفر بروز منگل جامع مسجد رحمانیہ' جامع مسجد عائشہ' جامع مسجد امیر حمزہ بھکر'

۱۰/صفر بروز بدھ جامع مسجد صدیق اکبر کوٹلہ جام' جامع مسجد گلزار مدینہ' مدرسہ فاروقیہ دریاخان' (ضلع بھکر)

۱۱/صفر بروز جمعرات جامع مسجد صدیقیہ' جامع مسجد فاروقیہ پنجگرائیں'

۱۲/صفر بروز جمعہ جامع مسجد مبارک' جامعیہ رحیمیہ حسینیہ' جامع مسجد فردوس (سرسوالی) کلورکوٹ'

۱۳/صفر بروز ہفتہ جامع مسجد مہاجرین' جامع مسجد مدنی' جامع مسجد بلال پیپلاں'

۱۴/صفر بروز اتوار جامع مسجد مہاجرین علووالی' حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی زیارت وقیام خانقاہ سراجیہ'

۱۵/صفر بروز پیر جامع مسجد چشمہ بیراج' جامع مسجد غوثیہ کندیاں'

۱۶/صفر بروز منگل جامع مسجد بھاباں والی' جامع مسجد مسجد کھووہ والی موسیٰ خیل'

۱۷/صفر بروز بدھ جامع مسجد رکن الدین' جامع مسجد عیدگاہ واں بھچراں'

۱۸/صفر بروز جمعرات مسجد ہسپتال والی' جامع مسجد مہاجرین' جامع مسجد زرگراں والی میانوالی'

۱۹/صفر بروز جمعہ مدرسہ تبلیغ الاسلام جامع مسجد فاروقیہ' جامع مسجد نور میانوالی'

۲۰/صفر بروز ہفتہ جامع مسجد چکی والی' جامع مسجد کوثر' مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم ہرنولی'

۲۱/صفر بروز اتوار جامع مسجد سنہری' مدرسہ سراج العلوم' جامع مسجد کی جنڈانوالہ'

۲۲/صفر بروز پیر جامع مسجد گلزار مدینہ' جامع مسجد فردوس دے والا'

۲۳/صفر بروز منگل جامع مسجد صدیق اکبر سرائے مہاجر' جامع مسجد نواب والی منکیرہ'

۲۴/صفر بروز بدھ جامع مسجد مدنی تھل حیدرآباد' مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد مدنی فتح پور'

۲۵/صفر بروز جمعرات جامع محمدیہ' جامع مسجد توحید چوک اعظم'

۲۶/صفر بروز جمعہ جامع مسجد عثمانیہ چوبارہ میں خطاب جمعہ۔

☆☆..........☆☆

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرین، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنایئے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے